یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط:

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے

اخبار اہلحدیث امرتسر

ہمارا دین ہے کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مذہب اہلحدیث کیا ہے دروانہ ورج مصطفیٰ

نمبر ۲۲ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ للعہ
روساء و جاگیرداران سے " لا عہ
عام خریداران سے " لنے ر
ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

اہلحدیث کانفرنس کے مہربان ۱
قادیانی مشن (مشترک کام میں شرکت) ۴
خطیب کا خطبہ ۵
خواجہ حسن نظامی اور قیامت ۶
ایک نہایت مفید تجویز ۷
دعا اور اُس کا فائدہ ۸
طعام ہنود ۹
جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۰
جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۱۹ ربیع الاول ... ۱۰
ایک عجیب قادیانی مناظرہ ۱۱
فتاوے ۱۲
متفرقات ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵
اشتہارات ۱۶

اہلحدیث کانفرنس کے مہربان

یا نکد الدنیا متی انت مقصر
علے الحر حتے لا یکون لہ ضد

چوتھی صدی کا عربی شاعر متنبی بڑا منہ زور ہے یوں تو اُس کو مدائح اور قبائح سے فرصت نہیں مگر گلہے ماہے کوئی نہ کوئی قصیدہ نہیں تو شعر ہی سہی قدرتی فلسفہ کا بھی لکھ جاتا ہے۔ شعر مندرجہ عنوان اسی قسم سے ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

اے کمینی دنیا تو اس باب میں کبھی کوتاہی نہیں کرتی کہ جب کبھی کوئی آزاد آدمی کام کو کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے مقابل کسی نہ کسی مخالف کو کھڑا کر دیتی ہے۔

یہ مطلب درصل آیات قرآنی سے مؤید ہے جنہیں فرمایا:۔

كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ

اہلحدیث کانفرنس سے پہلے جتنی انجمنیں یا مجالس اس قسم کے کام کے لئے قائم ہوئیں اُن سب کیساتھ یہی قدرتی اصول کام کرتا رہا۔ انجمن حمایت اسلام لاہور، ندوۃ العلماء لکھنؤ، مدرسہ دیوبند وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں۔ آج ہمارے سامنے بڑی امن امان کی تعلیم کا علیگڈھ کالج ہے لیکن اس کی تاریخ جاننے والوں سے مخفی نہیں کہ اس میں کیا کچھ نہیں ہوا۔ جو صاحب نہ جانتے ہوں یا بھولے ہوں اُن کو مولوی سمیع اللہ خان مرحوم کی سوانح عمری پڑھنی چاہیئے۔ پھر اہلحدیث کانفرنس کی نسبت یہ خیال رکھنا کہ اس کی مخالفت ہوگی یا یہ ایسی ہوگی کہ اس کے اپنے سگے بھائی برادران یوسف کی طرح اس کی بدخواہی نہ کرینگے غالباً قانون قدرت سے غفلت اور سہل انگاری ہے۔ اس لئے لازم بلکہ الزم تھا کہ اہل حدیث کانفرنس کی مخالفت بھی ہوتی اور

گلزار احمدی مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے اصلی قیمت ہر سہ للعہ رعایتی عہ (مینیجر)

AsliAhleSunnet.com

ضرور ہوتی۔

ہاں افسوس ہے تو یہ ہے کہ اس کانفرنس کی مخالفت کرنے پر وہ لوگ کھڑے ہوئے جن کو انسانی نگاہ میں اس مخالفت کے لائق نہ سمجھا جاتا ہوگا کیونکہ اُن کی عمر اسّی آسّی سال سے متجاوز ہے۔ ان کی ساری عمر قال اللہ اور قال الرسول میں گزری ہے اس لئے اُن کی آنکھیں ایسی ترقی کا زمانہ دیکھنے کو ترستی ہونگی کہ اہلحدیث کی جماعت اس معراج پر پہنچ جائے کہ اُن کے سالانہ جلسے بڑی شان و شوکت سے ہزارہا آدمیوں کے مجمعوں میں ہوں اور سب موافق مخالف اُن کے خیالات کو سنیں اور اثر پذیر ہوں۔ آہ یہ کیسا خوشگوار موقع ہے آہ یہ کیسا دلپسند سین ہے جو ایک سچے عاشق اور حدیث کے سچے شیدائی کی انتہائی مراد ہے ایسا عاشق اسکو دیکھکر بیساختہ منہ سے کہدے

ذَالِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ

مگر افسوس اس قومی ترقی اس معراج بلندی کو نہ دیکھ سکے تو وہی جن سے یہ گمان نہ ہو سکتا تھا جن کا یہ اصول تھا کہ مشترک کاموں میں ہر ایک فریق سے مل جانا چاہیئے یہاں تک کہ اُن کی عین تمنا تھی کہ مرزائی بھی اُن کو کسی متفقہ اسلامی کام کے لئے بلائیں تو وہ ضرور جائیں[۱] ایسے بزرگ اہل حدیث کانفرنس کے برخلاف ہو رہے ہیں!

تعزیہ داروں کو کہا جاتا ہے کہ تم لوگ سال کے بعد محرم کے شروع میں کیوں ماتم و شیون کرتے ہو اور سال بھر آرام چین سے بیٹھے رہتے ہو تو وہ اس کا جواب دیا کرتے ہیں کہ محرم میں کربلا کے روڑے بھی سُرخ ہو جاتے ہیں۔ یہی مثال ہمارے ان بزرگوں کی ہے سال بھر خاموش رہینگے نہ اصول خمسہ کی تصحیح ہوگی۔ نہ حواس خمسہ کی درستی۔ جونہی سالانہ جلسہ آیا ان کے خون نے جوش مارا کیوں؟ وہی قدرتی اصول جو اوپر مذکور ہوا۔

اس سال علیگڈھ کا جلسہ جس شان و شوکت سے ہوا پہلے سب جلسوں پر سبقت لیگیا۔ اسی قدر مخالفین کی طرف سے کوشش ہوئی۔ مگر افسوس اُن کی کوشش کا نتیجہ صرف اتنا رہا کہ جو کاغذ مطبوعہ یا قلمی بھیجے تھے وہ منتظمان جلسہ کے ہاتھ میں آتا وہ اُسکو فوراً سے پیشتر یہ کہکر ردی میں پھینکدیتے ؎

این چنیں رقاص را باید وصول این چنیں

اس دفعہ مخالفین کے مورچے تین مقامات سے تھے۔ بٹالہ، راولپنڈی اور خاص امرت سر۔ بٹالوی بزرگ نے ایک مضمون پیسہ اخبار میں چھپوایا پھر اُس کو اشتہار کی صورت میں کرکے علیگڈھ بھیجا ہم اس موقع پر مولوی محمد ابو القاسم بنارسی کی شکایت کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو مولانا بٹالوی کے اشتہارات کو اس عزت سے باندھکر لے گئے کہ ہم ان پر مسودات لکھا کرینگے اور پیکٹ باندھنے میں لگائینگے انصاف یہ ہے کہ ان کا وزن کرکے ردّی کے بھاؤ سے قیمت بٹالہ بھیجدیں! خیر یہ تو وہ جانیں اور یہ! ما را چہ!

مولانا بٹالوی کا جواب پیسہ اخبار میں دیا گیا جو درج ذیل ہے:۔

جناب مولوی محمد حسین	بزرگ پنجاب
بٹالوی کا جواب	مولانا محمد حسین

بٹالوی کا ایک مضمون مندرجہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۰ مارچ، ۱۲ مارچ کی شب کو بمقام علیگڈھ میں نے دیکھا جسمیں صاحب موصوف اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بہت آگے بڑھ گئے۔

مولٰینا موصوف نے بڑی شکایت یہ کی ہے۔ کہ جلسہ اہل حدیث کانفرنس کی شرکت کے لئے مجھے نہیں بلایا بس یہی ایک بڑا بھاری گناہ ہے۔ واقعہ میں ہمیں بھی بلکہ ہر ایک واقف حال کو اس کا صدمہ ہے کہ مولانا بٹالوی جیسے مسن بزرگ ایسے قومی جلسے میں دیکھے نہیں جاتے بلکہ مدعو بھی نہیں ہوتے لیکن دنیا اگر عالم اسباب ہے تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی سبب ہوگا۔

میں مختصر الفاظ میں اس کا سبب بتلاتا ہوں۔ شروع انعقاد کانفرنس کے موقعہ پر مولانا کو رکن بنایا گیا۔ تو آپ نے بڑی سختی سے انکار کیا۔ بلکہ محض میری پرخاش کی وجہ سے اپنے رسالہ میں ایک نوٹ مخالف بھی لکھ مارا اس پر بھی امرت سر کے جلسہ کے موقع پر آپ کو دعوتی خط گیا مگر آپ نہ آئے بلکہ امرت سر میں ایک چھوٹی سی جلسی کانفرنس ہذا کے مقابلہ میں کرا دی جس میں آپنے مخالف علماء کے ہمرو ہو کر اہل حدیث کانفرنس پر خوب خوب تبرا بازی کی جزاھم اللہ۔

اس کے بعد پشاور کے جلسہ پر بھی آپ کو دعوت پہنچی جس کا آپ کو بھی اقرار ہے۔ اُس دعوت کے جواب میں بھی آپ نے اُسی طریق سے کام لیا جس سے پہلے لیا تھا اس لئے علیگڈھ کے جلسہ کی آپ کو دعوت نہیں بھیجی!

غالبًا ناظرین کو خیال پیدا ہوگا کہ آخر اس کی وجہ کیا کہ مولانا بٹالوی جیسے بزرگ ایسی قومی مجلس سے اتنے کشیدہ ہیں کہ اُس کی بیخ کنی کے درپے رہتے ہیں (گو آپ اس ارادہ میں کامیاب نہیں ہوسکے جس کا اُنہیں سخت افسوس ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ چند دنوں سے آپ نے ایک جدت اختیار کر رکھی ہے یعنی اپنے نام نامی کے ساتھ "اہلحدیث حنفی" کا ٹائٹل لگاتے ہیں جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ اہل حدیث کا سادہ مذہب چھوڑ بیٹھے۔ اور ایک نئے مرکب مذہب کے پابند بنے ہیں بہت خوب۔ (چشم ما روشن)

مگر جماعت اہل حدیث چونکہ اس روش کو دو رنگی کا مصداق جانتی ہے اس لئے وہ بزبان حال مولانا سے عرض کرتی ہے ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

مولانا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے اختلافی مسائل کو عام جلسہ میں پیش کریں جس میں ہر قسم کے لوگ شریک ہوں۔ ممبران کانفرنس اس طریق کو مخل امن جان کر ٹال دیتے رہتے ہیں۔ یہ ہے اصل اختلاف جس کی وجہ سے ہمارے بزرگ ہمسے جدا ہیں۔

اطلاع۔ چونکہ مولانا اپنے جدید خیال پر بہت کچھ مصر ہیں اس لئے اُن کو اطلاع دیگئی تھی کہ عام جلسے میں تو اس قسم کے مسائل کا تصفیہ نہیں ہو سکتا بعد جلسہ ۱۶ مارچ۔ کل دن آپ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

[۱] مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کیطرف اشارہ ہے

AsliAhleSunnet.com

آپ تشریف لاویں۔ اور جس جس مسئلہ میں آپ کو ہم سے مخالفت ہو مجلس علماء میں بیٹھکر تصفیہ کرلیں۔ ادہر سے مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے۔ آپ دونوں کے سوا کوئی دخیل نہ ہوگا۔

اسی سے معلوم ہوجائیگا کہ آپ کی غرض مسئلہ کی تحقیق کرنے کی ہے یا جلسہ کی مخالفت اور پریشان کرنے کی۔

۱۶ مارچ کا سارا دن ہم علیگڈھ میں رہے مگر مولانا بٹالوی تشریف نہ لائے۔ اب ہم آپ کو اعلان دیتے ہیں کہ آپ آئندہ سالانہ جلسے سے پہلے پہلے ہم سے فیصلہ کرلیں۔ مگر کیا آپ کرینگے؟ آپ کے گزشتہ ایام پر نگاہ کرکے جواب نفی میں ملتا ہے۔ افسوس۔ انا للہ؛

(خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس)

یہ تو تھی جمہوری صورت کا جواب کہ ممبران کانفرنس کی طرف سے ہمارے مکرم محترم مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے جس میں بٹالوی بزرگ تشریف نہ لائے اور لاتے بھی کیوں جبکہ اُن کی غرض ہی یہہ نہیں تھی کہ مسئلہ کا تصفیہ ہو بلکہ غرض یہ ہے کہ جلسہ میں شور شر ہو پولیس کو مداخلت کا موقع ملے۔ اور آئندہ کو کانفرنس کا جلسہ ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو۔ ورنہ بھلا مسئلہ کی تحقیق منظور ہوتی تو جو دن آپکو بتلایا گیا تھا اُس میں تشریف نہ لاتے؟ کیا اب بھی آئندہ کو فخر یہ فرمایا کرینگے کہ ہم نے آپ کا پشاور تک پیچھا کیا جبکہ علیگڈھ میں نہ آئے بلکہ پشاور جاتے جاتے جو لاہور کے سٹیشن پر علماء کانفرنس سے ملاقات ہوگئی تو وہاں ہی سے واپس شہر ہوگئے۔

خیر میں اس جمہوری قصے کو چھوڑکر اپنی کہتا ہوں۔ خاص میرے ساتھ جو مولانا کو نزاع ہے اُس کے فیصلے کے لئے جناب مرزا ظفراللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ منصف مقرر ہوچکے ہیں جو دونوں کے بیانات سنکر انشاء اللہ معقول فیصلہ کردینگے اس لئے ہمیں توقع رکھنی چاہیے کہ آئندہ جلسہ پر مولانا بٹالوی ضرور شریک ہونگے انشاء اللہ

دوسرے درجہ پر ما دلپنڈی کی مخالفت ہے۔ اس مخالفت پارٹی کے سرگروہ یا کل فی الکل ہمارے مہربان قاضی عبدالاحد ہیں۔ آپ نے ایک مختصر رسالہ کانفرنس کے جلسہ میں بھیجا جس کا نام "التحذیر" تھا۔ اُس میں جناب کے بھائی صاحب نے لکھا ہے کہ میرے بزرگ برادر قاضی عبدالاحد نے یہ رسالہ نہیں لکھا بلکہ میں نے لکھا ہے؛ رسالہ کے مضمون کی بابت تو میں نہیں کہتا۔ اُس کا تو کہنا ہی کیا ماشاء اللہ ہمہ نور بلکہ نور علے نور؛ میں صرف ان قاضی صاحب کی دیانت اور راست بازی کی بابت ایک راز ظاہر کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوجائیگا کہ یہ بزرگ دیانت اور صداقت سے کہاں تک مانوس ہیں۔ جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ رسالہ کا مصنف تو اپنے بھائی کو بنایا ہے ایسا کہ اُس میں اپنی شرکت کی مطلق نفی کرائی ہے مگر علیگڈھ میں جو رسالوں کے ساتھ خط بھیجا ہے اُس میں یہ الفاظ مرقوم ہیں:۔

ازخاکسار عبدالاحد خانپوری عفی اللہ عنہ

بخدمت اخی فی دین اللہ جناب........

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ؛ رسالہ التحذیر متعدد نسخے آپ کے نام رجسٹری کرکے روانہ کئے جاتے ہیں ××× اگر حق ہو تو اس کے مطابق عمل کریں۔ ورنہ خاکسار کو اس کی خطا پر اطلاع دیں تاکہ میں اس سے رجوع کروں یا جواب باصواب دوں؛

اللہ اکبر راستی بھی کیا ہی جادو ہے۔ اس خط میں صاف اقرار ہے کہ رسالہ میرا لکھا ہوا ہے اسی لئے تو اطلاع ملنے پر رجوع کا اقرار کرتے ہیں؛

اس موقعہ پر مجھے ایک حکایت یاد آئی جو کسی جونپوری قاضی کے بھائی بند کی ہوگی؛

ایک موقع پر سیند لگ رہی تھی پولیس درپے تفتیش تھی۔ قاضی صاحب جو ادہر سے آئے تو تماشا دیکھنے کو کھڑے ہوگئے۔ ملزموں کو پٹتے ہوئے دیکھکر بولے کہ ایک بات میری سمجھ میں بھی آئی ہے۔ پولیس نے رودار آدمی مختار ریش دیکھکر پوچھا فرمائیے۔ آپ فرماتے ہیں میرے خیال میں چور نے سیند ادہر سے لگائی اور یہاں سے نکلا۔ جب وہ اس کنارے پر پہنچا تو مال کی گٹھڑی اندر رہ گئی اور میں باہر گر پڑا۔

یہی حال ہمارے (جونپوری نہیں) خانپوری قاضی صاحب کا ہے کہ مجھکو اس رسالہ کی غلطی سے اطلاع دیجئے تاکہ میں رجوع کروں۔ کوئی پوچھے آپ کون؟ غلط ہونے پر رجوع کرنا مصنف کا فرض ہے نہ کہ آپ کا۔

لیجئے صاحب ہم نے آپ کو آپ کی اس ڈبل غلطی پر اطلاع دی ہے کہ رسالہ کی نوشت سے آپنے انکار کرکے کذب بیانی کی ہے۔ آپ اس (مقدس) کذب بیانی سے رجوع کریں۔ بس یہی ایک نمونہ ہوگا آپکے آئندہ رجوع کا ؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

تیسرے درجہ پر امرتسری پارٹی کی مخالفت ہے اس پارٹی کے سرگروہ مولانا احمداللہ صاحب ہیں۔ مولانا موصوف ایک مسن بزرگ ہیں۔ اسی سال سے آپ کی عمر متجاوز ہے۔ مولانا بٹالوی تو آپ کی نسبت بدگمانی سے مختل الحواس کا فتوے دیتے ہیں مگر ہم اس بٹالوی فتوے کی تصدیق نہیں کرتے بلکہ ہمارے خیال میں مولانا امرتسری کے حواس بٹالوی بزرگ سے اچھے ہیں۔ خیر اس کا فیصلہ تو خود ان دونوں کے صحبت یافتہ کرسکتے ہیں۔ امرتسری پارٹی نے تجویز کیا کہ پندرہ روز روزانہ پانچ گھنٹے مباحثہ ہو منصف مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی ہوں وغیرہ۔ میں نے ان سب صورتوں کو منظور کیا۔ مگر یہ لکھا کہ

(الف) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہشمند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کے ذمہ ہوگا خواہ اپنی جمعہ مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ؛

(ب) مولانا محمود الحسن صاحب کو آپنے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی۔ جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے لہذا منصف صاحب سے استمزاج مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرماکر شریک جلسہ ہوا کرینگے یا نہیں (غالباً اُنہیں منظور کرنے میں کوئی عذر نہوگا بشرطیکہ محض بیکار ہوں)

کیسا معقول جواب ہے۔ مگر امرتسری پارٹی نے

(۳۳۵)

AsliAhleSunnet.com

اس کے جواب میں ایک ٹریکٹ شائع کیا جس میں لکھا ہے کہ جلسہ بھی حسب منشاء ہمارے پندرہ روزہ علم ہو منصف کو تم ہی بلاؤ اور اخراجات بھی سب تمہارے ہی ذمہ ہونگے؛

کیا خوب! تجویز تو کریں آپ لوگ اور انتظام کروں میں اور اخراجات بھی بھروں میں۔

ناظرین! دنیا میں کبھی کسی نے یہ انصاف دیکھا کسی عدالت میں سُنا کہ جو تنقیح مفید بحق مدعی ہو اُسکا ثبوت بذمہ مدعا علیہ ڈالا جائے۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

پس میرے امرتسری مہربان مطلع رہیں۔ کہ میں ان کی تجویز کے مطابق پندرہ روز تک روزانہ پانچ گھنٹے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ مولانا محمود الحسن صاحب کی منصفی بھی مجھے منظور ہے۔ مگر چونکہ یہ دونو صورتیں آپ لوگوں کی تجویز کردہ ہیں اس لئے انتظام سب آپ ہی کے ذمہ ہے اس سے انکار کروگے تو دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ دال میں کالا ہے ہمت کرو حوصلہ نہ ہارو۔ جھکڑ نہ پھیرو۔ آگے بڑھو، مرد میدان بنو۔ مگر کیا ہوگے؟ ؎

نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار اُن سے
وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

قادیانی مشن

مشترک کام میں شرکت

اہل حدیث کے ناظرین تو دیری تقریروں کے سامعین خوب جانتے ہیں کہ میں اس اصول کا سختی سے پابند ہوں کہ میرا کوئی کیسا ہی مخالف ہو مشترک کام میں میں نے اُس سے کسی مخالفت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہونے بھی نہیں دیا۔ مگر چونکہ ملک کا خصوصاً مسلمانوں کا مذاق اس کے خلاف ہے وہ سمجھتے ہیں کہ مخالفت ہم کبھی شریک کار نہیں ہو سکتے جب تک ہمارے بعض امور میں اتفاق نہ ہو۔ اس لئے خواجہ کمال الدین صاحب اور میرا کسی جلسہ میں دوش بدوش بیٹھکر مشترک کام کرنا ایک عجیب قابل ذکر نظارہ سمجھا گیا۔ حالانکہ اسلام کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ قرآن شریف کھلے کھلے اور صاف صاف لفظوں میں ہدایت کرتا ہے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (نیکی اور پرہیزگاری کے کام پر متفق ہو جایا کرو) یہی ارشاد پیش نظر رکھ کر ہمارے کشمیری میگزین لکھتا ہے

ابو الوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب	مولوی ثناء اللہ اور خواجہ کمال الدین ایک پلیٹ فارم پر

اہل حدیث بلکہ اپنی جماعت کے آرگن **اہلحدیث** کے ایڈیٹر اور لیڈر ہیں۔ اُدھر یہی درجہ و مرتبہ احمدی جماعت خصوصاً لاہوری پارٹی میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر کو حاصل ہے دونوں کے مذہبی عقائد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور اس قدر شدت اور کثرت سے کہ کبھی ان کے مل بیٹھنے کی توقع ہی نہیں ہو سکتی۔ مگر یہ طاقت اور یہ اثر اسلام ہی میں ہے کہ باوجود ان اختلافات کے جب خالص اسلامی معاملہ پیش نظر ہوتا ہے تو فروعات کو طاق پر رکھدیا جاتا ہے۔ چنانچہ یکم مارچ کے انجمن اسلامیہ مچھلی شہر (ضلع جونپور) کے جلسہ میں ایک ہی پلیٹ فارم پر مولوی ثناء اللہ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے اسلامی حقائق اور اسلامی توحید اور اشاعت اسلام پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ اسی طرح یہ دونوں حضرت کشمیری انجمنوں میں (کشمیری الاصل ہونے کی وجہ سے) بھی دوش بدوش اپنے خیالات ظاہر کرتے رہے ہیں۔ لیکن جہاں اسلامی خدمات کی ضرورت ہوئی وہاں دونوں کو بلکہ تمام سمجھدار مسلمانوں کو اپنے ذاتی عقائد و خیالات کو الگ تہہ کر کے رکھنا پڑیگا جیسا کہ آج تک ہو رہا ہے اور آئندہ ہوتا رہیگا۔ پھر وہ لوگ کس قدر نادان ہیں جو کشمیری کانفرنس یا اہلحدیث کانفرنس وغیرہ کے خلاف ہیں

اہلحدیث:۔ خواجہ کمال الدین صاحب سے تو ہمارے بہت پُرانے مراسم ہیں اور وہ ایک حد تک معقول آدمی ہیں۔ عرصہ ہوا آریہ اخبار مسافر آگرہ نے قادیانی پارٹی کو لکھا تھا کہ تم اسلام کی حمایت میں بولتے ہو پہلے تم مسلمانوں سے تو چھوٹ لو پھر ہم سے مخاطب ہونا۔ اس کے بغیر تمہارا منہ نہیں کہ ہم آریوں سے اُلجھو! تو اُس وقت میں نے یہہ جواب دیا تھا کہ تمہارا (آریوں کا) یہ حق نہیں۔ سنو! اسلام کی تائید کرتے وقت اہلحدیث جیسا مخالف قادیانی جھنڈے کے نیچے کام کرنے کو تیار ہے جسپر الحکم نے بڑی شادمانی کا اظہار کیا تھا۔

میرے خیال میں ملک کو خصوصاً مسلمانوں کو ایک ایسی انجمن کی ضرورت ہے جس کی غرض ہی یہ ہو کہ مشترک کاموں میں ملکر کام کیسے کئے جاتا ہے۔ آہ یہ سب خرابیاں علم منطق نہ جاننے سے پیدا ہوتی ہیں اہلحدیث کانفرنس کے گزشتہ جلسہ علیگڈھ میں میں نے بالتفصیل بیان کیا تھا کہ اہل منطق نوع کے درجے میں تو دوسری نوع کو الگ کہتے ہیں۔ لیکن جنسیت کے درجے میں سب کو ایک جانتے ہیں۔ جنس قریب میں بھی جو تمیز رہتی ہے وہ جنس بعید میں نہیں رہتی۔ اسی لئے ہر طبقہ اپنے اپنے خواص میں ممتاز رہے۔ مگر جونہی اسلام کی عزت کا ذکر آوے تو دہاں مولانا جامی مرحوم کا شعر سامنے رہنا چاہئے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی!
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مچھلی شہر میں خواجہ صاحب سے ہماری خوب بنی مگر ایک بات میں خواجہ صاحب کی شکایت بھی سُنی گئی جس کی بابت میں بطور اظہار امر واقع کے کہتا ہوں کہ ہماری پارٹی کا غلبہ نہوتا تو مولانا پارٹی بہت کچھ آپے سے نکل جاتی۔ خواجہ صاحب نے اثناء تقریر میں مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ جو شخص نافع الناس ہوتا ہے اُس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے کتنی لمبی عمر پائی، مولوی نور الدین صاحب نے لمبی عمر پائی۔ پھر بطور وزن شعر سر سید اور نواب محسن الملک کی عمروں کا ذکر بھی کیا اتنے ہی میں علماء کرام نے سمجھا

AsliAhleSunnet.com

کہ خواجہ صاحب مرزا صاحب کی شخصیت کا ذکر کر کے موضوع جلسہ سے نکل رہے ہیں جھٹ سے مولوی ابوبکر صاحب جونپوری نے آواز دی کہ مولوی ثناء اللہ نے بھی عمر پائی۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا دراصل مرزا صاحب کے اُس آخری فیصلہ کی طرف اشارہ تھا۔ جو مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل سنہ ۷ء کو شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ یہ ہوگا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا! خواجہ صاحب اسپر متنبہ ہوئے اور سنبھلکر بولے کہ ہاں مولوی صاحب بھی بہت عمر پاوینگے۔

میری غرض اس واقع کے اظہار سے یہ ہے کہ ہماری جماعت خدا کے فضل سے اس مضمون کو ایسی سمجھی ہوئی ہے کہ مشترک کام میں بھولے سے بھی خصوصیات کا ذکر نہیں کرتی۔ ورنہ پچھلی شہر میں خواجہ صاحب ایک تھے اور ہم متعدد ۔ مولوی ابراہیم، غازی محمود، مولوی نور محمد، مولوی ابوبکر وغیرہ، لیکن ہماری طرف سے اثنائے تقریر میں کوئی لفظ ایسا نہ نکلا ہوگا جس میں قادیانی مشن پر اشارۃً بھی حملہ ہو۔

امید ہے خواجہ صاحب بھی آئندہ کو اس کا لحاظ رکھا کرینگے۔

رقابت خدا کی شان ایک ہی فرقہ ہے اور اختلاف مزاجات کا یہ حال ہے کہ خواجہ صاحب اور اُن کے دوست تو متمنی ہیں کہ ملکر کام کریں مگر قادیانی پارٹی کو جلن ہے کہ یہ کیوں ملتے ہیں۔ چنانچہ الفضل ۱۴ مارچ کے پرچے میں بطور طعن ہمکو کہتا ہے کہ لاہوری پارٹی سے تو تم اب بغلگیر ہونے والے ہو خدا کرے ہم جلدی بغل گیر ہو کر قادیانی پارٹی کو مخاطب کریں ؎

جدا ہو یار سے تم اور نہ ہو رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا، نصیب جدا

خطیب کا خطبہ

دہلی کے اخبار خطیب میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے۔ مضمون کیا ہے علم طبقات یا اسماء الرجال کا ایک حصہ ہے۔ ملک کے چیدہ چیدہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور ہر ایک کی طرز زندگی پر مخلصانہ نکتہ چینی کی ہے۔ آپ نے مضمون ہذا کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ علماء ملت کا، دوسرا پولیٹیکل لیڈروں کا۔ علماء ملت کے ذیل میں مولانا اشرف علی۔ مولانا احمد رضا، مولانا شاہ سلیمان حافظ جماعت علی شاہ اور اس خاکسار کا ذکر کیا ہے۔ ہر ایک کی طرز زندگی پر مصلحانہ نکتہ چینی کی ہے میں بہت خوش ہوں کہ میرے ایک مخلص نے مجھے میرے عیوب پر اطلاع دیکر حق دوستی ادا کیا جزاہ اللہ مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ نکتہ چینی کہاں تک قابل اصلاح ہے تاکہ میں اس کی اصلاح کروں۔

میرے تذکرے سے پہلے حافظ صوفی جماعت علیشاہ کے تذکرے میں آپ فرماتے ہیں:۔

لیکن باوجود ان تمام اوصاف کے ایک بشری کمزوری اُن (حافظ جماعت علی شاہ) میں یہ پائی جاتی ہے کہ ان کی انجمن کے جلسوں میں اور ان کے رسالہ میں اور تقریبات عرس میں اکثر ان ہی کی مدح وثناء میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور یہ ذاتی مدح سرائی ان کے لئے عام رائے کے موافق نیکنامی کا ذریعہ نہیں ہو سکتی دوسری بات یہ ہے کہ اُن کے مرید نقشبندیہ سلسلہ کی محبت میں دیگر سلسلوں کو حقارت سے دیکھتے اور اُن کے متعلق سبک الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ شکایت نئی نہیں ہے مدت سے ایسا ہو رہا ہے جس پر میں نے ان کو ایک آدھ دفعہ توجہ بھی دلائی مگر اس کا کچھ نتیجہ نہ نکلا جس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ باتیں جو اُن کے مریدوں سے سرزد ہوتی ہیں اُن کے منشاء و مرضی کے موافق ہیں۔

ناظرین اس بیان کے بعد میرا تذکرہ سنیں۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں:۔

مولانا ثناء اللہ عصر جدید کے علماء میں مولانا ثناء اللہ صاحب بھی ایک خاص پایہ کے عالم ہیں۔ ان کی تحریر و تقریر میں بہت لطف اور علم کا نرالا انداز ہے ۔ اہل حدیث کانفرنس کی بنا ان ہی کی بدولت پڑی۔ اہل حدیث کے ساتھ کانفرنس کا لفظ ایسا ہی بے جوڑ ہے جیسے صوفی کے ساتھ آل انڈیا اور کانفرنس کے الفاظ بے میل معلوم ہوتے ہیں۔ مولانا ثناء اللہ نے بھی مخالفین اسلام کے سامنے بڑا کام کیا ہے اور اس معاملہ میں وہ اپنے حریف قادیانیوں سے کچھ کم نہیں ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ گروہ بندی کا پرانا مرض جو اگلے علماء میں تھا ان میں بھی موجود ہے۔ کبھی صوفی سید جماعت علی شاہ صاحب پر حملے کرتے ہیں کبھی دوسرے علماء صوفیہ پر۔ ان کا قلم اعتراضات کا عادی ہو گیا ہے۔ بعض اوقات اُن کے اخبار اہل حدیث میں صوفیوں کے خلاف ایسے دل آزار مضمون چھپ جاتے ہیں جن کو دیکھکر کوئی متحمل آپے میں نہیں رہ سکتا۔ تاہم ان کی شخصیت بہت ملنسار ہے۔ اور وہ ہر فرقہ والے سے خواہ اُس سے کیسی ہی مخالفت ہو ملنے جلنے میں تعصب نہیں برتتے۔ (خطیب ۲۲ مارچ)

ایڈیٹر۔ حافظ جماعت علی شاہ کی بابت جو الزام ہے اُس کا جواب تو خواجہ صاحب نے خود ہی دیدیا کیونکہ جس امر کی نکتہ چینی خواجہ صاحب نے حافظ صاحب پر کی ہے وہی میں کیا کرتا ہوں کہ حافظ صاحب دعوے تو کرتے ہیں فقیری کا مگر عمل اُن کا دنیاوی بادشاہوں کا سا ہے۔ جو اپنی مدائح سنکر خوشی میں انعام واکرام دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ صاحب کے رسالہ انوار الصوفیہ ہی میں لکھا تھا کہ ایک شخص نے آپکے سامنے قصیدہ پڑھا جس میں یہ شعر بھی تھے ؎

عدو جن کے دافع ہیں رو سیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

اُس شاعر کو تمغہ اور سند خلافت عطا کر کے مرید بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ایسا انعام تو متبنی کو بھی سیف الدولہ سے نہ ملا ہوگا۔

غرض میں جو حافظ جماعت علیشاہ کی بابت کہتا ہوں

(۳۲)

اخبار خطیب کا یہ قابل دید خاص نمبر جو ۲۸ اخباری صفحوں پر شایع ہوا ہے ۳ کے ٹکٹ بھیجکر ناظرین دفتر خطیب دہلی سے منگوالیں۔

AsliAhleSunnet.com

تو وہی کہتا ہوں جو خواجہ صاحب نے کہا۔

ہاں صوفیاء کے برخلاف مضامین کا اہلحدیث میں نکلنا مجھپر الزام عائد نہیں کر سکتا۔ وہ مضامین میرے نہیں ہوتے۔ اخبار قوم کی رائے کا آیئنہ ہے صرف میری رائے کا نہیں میں تصوف کا حامی ہوں ایسے جا بجا ہیں اہلحدیث ہی میں اس کی حمایت پر نوٹ لکھا کرتا ہوں۔ گر خواجہ صاحب معاف فرماویں تصوف اور چیز ہے بدعات اور شرکی رسومات اور ہیں میں اُس تصوف کا قائل ہوں جو حضرت مخدوم العالم شیخ عبدالقادر اور سید الطائفہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے ملفوظات میں ملتا ہے میرا رسالہ شریعت و طریقت ملاحظہ ہو۔ نہ اُس تصوف کا جو پیران کلیر یا پاکپٹن میں آج کل نظر آتا ہے۔ میں فرقہ بندی کا سخت مخالف ہوں۔ لیکن اپنے ناقص علم کے مطابق کچھ اپنے اعتقاد اور کچھ اعمال رکھتا ہوں جو کسی کے موافق اور کسی کے مخالف ہونگے۔ اُن خیالات کی اشاعت بھی کرتا ہوں۔ مثلاً یہی کہ :-

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

یا یہ کہ :-

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اُن معنے سے کوئی صاحب مجھکو بھی کسی فرقہ میں شمار کرلیں تو اُن کا اختیار ہے ورنہ میں تو اپنے آپکو اصل اسلام کا پابند جانتا ہوں اور اُس درجہ تجرد پر سمجھتا ہوں جہاں پر فرقوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

خواجہ صاحب! میں تو فرقہ بندی کا ایسا مخالف ہوں کہ دنیا میں کوئی نہ ہوگا بلکہ معاف فرمائیے آپ بھی نہ ہونگے۔ ثبوت یہ ہے کہ میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدا جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ اس میں میری نگاہ حضرت عثمان، حضرت امام ابوحنیفہ، امام بخاری اور حافظ ابن حزم رضی اللہ عنہم پر ہے جنھوں نے اس قسم کی آزادی اور حریت کا ثبوت دیا ہے جزاھم اللہ۔

خواجہ صاحب! کیا آپ بھی فرقہ شکنی کا ایسا ثبوت دے سکتے ہیں؟ ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغِ رخِ زیبا لیکر

خواجہ حسن نظامی اور قیامت

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری

یہ امر ایک حد تک تمام مسلمانوں کے قلوب میں جما ہوا ہے کہ قیامت کا دن بہت قریب ہے خواہ وہ اس کے مطابق عمل کریں یا نہ کریں لیکن بیساختہ لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتا ہے کہ "یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے"۔ جب کوئی بڑی بات کوئی بڑا حادثہ ہوتا ہے اُسوقت یہ آواز زیادہ سُنائی دیتی ہے۔ زلزلہ، قحط یا کسی اعجوبہ کا ظہور یا جنگ عظیم یہ سب اس کی تازہ کرنیوالی چیزیں ہیں۔ جنگ طرابلس کے بعد بلقان کی جنگ نے اس کو قدر زیادہ بڑھایا۔ اب عالمگیر جنگ نے تو یقین دلا دیا کہ بس اب عنقریب وہ باتیں ظہور میں آنے والی ہیں جو قیامت قائم ہونے کی پہلی علامت قرار دی گئی ہیں۔

خواجہ حسن نظامی کا نام عنوان مضمون میں ہو سکے دیا گیا کہ جنگ طرابلس کے وقت سے اُنہوں نے خواب اور پیشین گوئیوں کو ملا کر پانچ چھ رسالے اس باب میں چھاپ ڈالے چونکہ مسلمانوں کے قلوب بعض اسلامی ممالک کے نکل جانے سے ایک گونہ بے چین ہو رہے تھے وہ رسالے ہاتھوں ہاتھ لئے اور ہزاروں کی تعداد میں بکے۔ رسالہ سنوسی وغیرہ میں زیادہ تر مدار اُن کے خواب پر ہے لیکن اسی سلسلہ میں ایک رسالہ کتاب الامر کے نام سے شائع کیا ہے جس میں سب سے زیادہ خرابی جو ہے وہ یہ ہے کہ حدیثوں میں قیامت کی علامتیں جو دخان وغیرہ مذکور ہیں اُن کی ایسی تاویلیں کی ہیں کہ الامان۔ غالباً اس سے بڑھکر تاویل القول بما لا یرضے بہ قائلہ کی مثل ملنی مشکل ہے۔ مثلاً علامات قیامت سے ایک علامت دخانی بیان کیگئی ہے اسکی تاویل آپنوں نے تمباکو سے کی ہے اور وہ بھی نوشیدنی اور خوردنی دونوں کولیکر اس کی عمومیت اور کثرت ثابت کی ہے۔ یہ ایسی تاویلیں ہیں کہ اس سے اہلحدیث کو خواہ نخواہ ایک طرح کی تشویش پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ یہ تاویل وَيُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا (ہماری آیتوں اور نشانیوں میں کجی اختیار کرتے ہیں) کی مصداق ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہم اس کو مفصل بیان کرینگے اور ایک ایک تاویل کو جو اُنہوں نے علامات قیامت میں کی ہے دکھائینگے فانتظروا۔

تاریخوں کے دیکھنے سے یہ امر بہایت واضح ہو جاتا ہے کہ ہر زمانہ میں جبکوئی ہائلہ واقع پیش آیا ہے تو حدیثوں کی پیشگوئیوں کی طرف لوگوں کی توجہ ہو جاتی ہے۔ اسلام میں جب تاتاریوں کا فتنہ ہوا۔ اُس کو لوگوں نے یاجوج ماجوج سے تاویل کی اور یقین ہوگیا کہ بس اب سد سکندری ٹوٹ گئی اور فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا کا زمانہ آگیا۔ اسی طرح جب جب کوئی زلزلہ شدید یا قحط شدید آیا تو اسی طرح کا گمان ہوا اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابر و باد کا سامان دیکھکر گھبرا اُٹھتے جیسا کہ حضرت عائشہ کی روایت اس باب میں صریح موجود ہے۔

امام سیوطی کے زمانہ میں جو ۹۰۰ھ کا زمانہ تھا ایک مفتی صاحب نے ایک موضوع مگر لوگوں میں شہرت یافتہ حدیث کی بناء پر یہ فتوے دیا کہ سنہ ایکہزار میں امام مہدی آخرالزمان صاحب الامر اور دجال کا ظہور ہوگا اور عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اُترینگے اور نفخ صور وغیرہ علامات قیامت ظاہر ہوجائیں گی۔

وہ حدیث موضوع یہ ہے ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یمکث فی قبرہ الف سنۃ یعنی آپ اپنی قبر میں ہزار سال تک نہ رہینگے۔ امام سیوطی پر جب یہ فتوے پیش کیا گیا تو بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ اور یہ حدیث موضوع ہے اور درحقیقت تھی بھی غلط۔ لیکن امام صاحب نے اپنی وسعت نظر اور وسیع معلومات کی بناء پر جو فتوے دیا وہ بھی اس زمانہ میں آکر غلط ہوگیا۔ امام صاحب نے یہ دعوے کیا تھا قول اولا الذی دلت علیہ

AsliAhleSunnet.com

الآثار ان مدۃ ھذہ الامۃ تزید علےٰ الف سنۃ ولا تبلغ الزیادۃ خمسۃ مائۃ یعنی اس دعوے کے غلط ٹھیرانے کے بعد میں پہلے باعث یہ کہتا ہوں کہ جس بات پر آثار دلالت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس امت کی مدت ایک ہزار سے زیادہ ہوگی لیکن وہ زیادتی پانچسو سے آگے نہ بڑھے گی۔ (غرض کہ ۱۵۰۰ھ میں قیامت قائم ہوگی) آج ہم دیکھتے ہیں کہ امام سیوطی کا یہ دعوے بھی غلط ہوگیا کیونکہ امام صاحب نے اپنے زمانہ میں (جو ۸۹۸ھ کا زمانہ ہی) ایک ہزار سنہ میں قیامت آنے کو اس لئے باطل فرمایا تھا کہ طلوع شمس از مغرب و خروج دجال و ظہور مہدی و نزول عیسےٰ علیہما السلام و جملہ علامات قیامت کے لئے دوسَو برس کا زمانہ چاہیئے اور خروج دجال کا وقت اخیر صدی ہے۔ پس اس حساب سے ابھی دوسو برس سے زائد ہوجاتے ہیں اور مجموعہ اوقات ہزار سے بڑھ جاتا ہے اور ایک ہزار میں صرف ایکسَو سال باقی ہیں۔ پس یہ کہنا کہ ایک ہزار کے خاتمہ پر قیامت ہوگی غلط ہوگیا، انتہےٰ۔

لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ امام سیوطی کی اسی تقریر سے اُن کا دعوے بھی باطل ہوجاتا ہے کیونکہ دجال کا خروج اخیر صدی ہے اور جملہ علامات کے لیے دوسَو برس کا زمانہ چاہیئے پس ۱۴۰۰ھ کے خاتمہ میں دجال کا خروج ہے اور دوسَو برس اُس کے بعد چاہئیں پس مجموعہ ایک ہزار چھ سو برس ہوجاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جس بات کو اللہ پاک نے اس طرح مخفی رکھا کہ اپنے رسول تک کو نہ بتایا مقربین فرشتوں کو بھی نہ بتایا۔ تمام مقربین بندوں کے بارے میں فرمایا وَمَا يَشْعُرُونَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ یعنی ان بندوں کو یہ خبر بھی نہیں کہ ہم کب اُٹھائے جاوینگے۔ اور فرمایا فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا[1] اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل ؑ کے جواب میں مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا[2] بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فی خمس لا یعلمہا الا اللہ تعالےٰ (مشکوٰۃ) اُس کو ضعیف آثار اور اقوال صحابہ اور روایات اسرائیلیہ سے ہم کیونکر جان سکتے ہیں۔ حقیقت امر یہ ہے کہ بہت سی باتوں کو مرور زمانہ بتا دیتا ہے کہ یہ غلط ہے جیسے معلوم نہیں کہ متقدمین کیا سمجھتے ہونگے۔

پس ہمیں قیامت کا علم اُسی کے حوالہ کرنا چاہیئے جس نے فرمایا ہے لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ (یعنی قیامت کو اپنے وقت پر وہی ظاہر کریگا) اور فرمایا: وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ وقت مقرر اُس کے پاس ہے، یعنی اُس کا علم کسی کو نہیں ہے معلوم نہیں کہ ابھی دنیا کب تک قائم رہے گی اور کیا کیا رنگ بدلیگی۔ اور کون کون نوابغ اپنے اپنے وقت پر آکر نوا سنجی کرینگے اور کون کون صاحب حکومت اپنی اپنی فرعونیت دکھلاینگے۔

امام صاحب نے اپنے رسالہ کا نام تو بہت صحیح فرمایا الکشف عن مجاوزۃ ھذہ الامۃ الالف لیکن دعوے غلط فرمایا ان مدۃ ھذہ الامۃ تزید علے الالف ولا یبلغ الزیادۃ خمسمائۃ شائد امام صاحب کی یہ غرض ہو کہ آثار خواہ ضعیفہ ہوں یا کسی قسم کے وہ دلالت کرتے ہیں کہ یہ امت پندرہ سَو برس سے آگے نہ بڑھیگی، خود امام صاحب کا یہ دعوے نہو۔

بہر حال اس ساری بحث اور مرور زمانہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نص قرآنی اور صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں آثار ضعیفہ بالکل بیکار ہوجاتے ہیں صحیح حدیث اور قرآن نے صاف صاف فرمادیا تھا کہ قیامت کا وقت یا اس امت کی عمر کوئی نہیں جانتا لیکن آثار ضعیفہ سے معلوم ہوا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور رسول اللہ صلعم ساتویں ہزار کے تھوڑا قبل دنیا میں تشریف لائے لیکن مرور زمانہ نے اس ضعیف نہیں بلکہ موضوع اثر کو غلط کردیا۔ اور یہ قاعدہ مسلم رہا کہ نقل صحیح عقل صریح کے مخالف نہیں واللہ اعلم بالصواب

[1] تو کس بات میں ہے اس کے ٹھیراؤ کے بیان سے تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اس کی (یعنی سب بیخبر ہیں)

[2] مسئول عنہا یعنی میں جس سے قیامت کا سوال کیا گیا ہے سائل (جبرئیل) سے زیادہ نہیں جانتا۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا " مسلم "

ایک نہائیت مفید تجویز

جناب سکرٹری صاحب اہل حدیث کانفرنس۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بادب التماس ہے کہ خاکسار کے چند ناقص خیالات جو درج ذیل ہیں اگر مناسب ہو تو کانفرنس میں پیش کرکے مشکور فرماویں۔ تردید یا تائید میں بحث کا اور بشرط ضرورت عملی جامہ پہنانے کا زرین موقع ہوگا۔ وھو ھذا:-

اہلحدیث کانفرنس کے فرائض اشاعت سنت و توحید۔ اس ظلمتکدہ میں زمانہ سلف کی تجدید وغیرہ وغیرہ۔ جس قدر اپنی نوعیت میں اہمیت رکھتے ہیں۔ اُسی قدر اعلےٰ پیمانہ پر تحصیل زر کے وسائل سوچنا اور اُن کا بہم پہنچانا بھی ضروری ہے۔

بلاشک متعلقین کانفرنس اس صیغہ میں انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اراکین انجمن پوری جد و جہد سے کام لے رہے ہیں۔ اور حقیقت میں بھی باوجود کام کرنے والوں کے کانفرنس کے بقاؤ دوام کا راز اسی زرہی میں مضمر ہے۔

اس کے متعلق خاکسار کا ایک مختصر مضمون بعنوان بالا اہلحدیث کے کالموں میں قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا، نمودار ہوا تھا جس کے تحت میں جناب ایڈیٹر نے پرزور الفاظ میں تائیدی نوٹ بھی لکھا تھا مگر اس کے متعلق تاحال کوئی عملی کارروائی عمل وقوع میں نہیں آئی۔ بطور یاد دہانی بلیں چند الفاظ میں اس کا اعادہ کئے دیتا ہوں:-

کانفرنس کے وسیع پیمانہ پر ایک تجارتی، صنعتی کمپنی ہو جس کا سرمایہ خدا کرے کئی لاکھ ہو۔ قیمت فی حصہ عـہ یا عـہ* ہو۔ بہی خواہان کانفرنس حتی الوسع حصص خریدنے اور فروخت کرنے میں سعی بلیغ فرماویں۔ نفع سے ایک تہائی یا نصف کانفرنس کا حق ہو باقی حصہ داروں کو تقسیم کیا جائے مزید تفصیل کے لئے اخبار ملاحظہ ہو جس میں اصل مضمون درج تھا۔

اس طریق سے وہ جملہ تکالیف جو عدم وصولی زر کی وجہ سے کانفرنس کو لاحق ہوتی ہیں انشاء اللہ رفع

* حصے کی قیمت میں میرا اختلاف ہے میں عہ سے بے انتہا تک قیمت سمجھتا ہوں تاکہ سب لوگ شریک ہوسکیں (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

ہوجائیگی اور کانفرنس بغیر اس کے کہ کسی پر بار ہو۔ بغیر اس کے کہ کسی کے آگے دست سوال دراز کرنے کی محتاج ہو اپنے پاؤں پر کھڑی ہوجائیگی اور مستحکم کھڑی ہوجائیگی ۔ اور وہ مشکلات جو دیندار اور اور باوقار اصحاب کو تبدیلی وقت اور نا سازش زمانہ کی وجہ سے پیش آتی ہیں ایک حد تک دور ہوجائینگی کیونکہ آج کل اُن اصحاب کے لئے جو تجارت پیشہ نہیں ہیں روپیہ لگانے کے دو طریق ہیں :-

(۱) ڈاک خانہ یا بنک میں جمع کرانا۔

(۲) کمپنیوں میں روپیہ لگانا اور نفع اور نقصان کا ذمہ وار ٹھہرنا۔

پہلی صورت میں تو حرمت سود مانع ہے اور سود نہ لینے کی حالت میں عدم نفع۔

دوسری صورت اگرچہ بظاہر جائز معلوم ہوتی ہے مگر یہ کمپنیاں ممنوعات شرعی اشیا کی تجارت اور سودی کاروبار سے محفوظ نہیں۔

اگر مندرجہ بالا تجویز اپنے اندر کوئی وزن رکھتی ہے تو میں یہ بھی عرض کر دینا برمحل سمجھتا ہوں کہ اکثر نادار بھائی یکمشت روپیہ ادا نہیں کر سکینگے۔ اُن کے لئے ماہواری قسطیں مقرر کیجاویں تاکہ جتنے حصص وہ خریدنا چاہیں باسانی خرید سکیں۔

اگر میرے بزرگ اس خیال کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں اور جلسہ ہی میں ممبروں کو نامزدگی کا موقع دیں تو غالباً ایک سال تک کانفرنس اپنا خرچ خود برداشت کرنے کے قابل ہوجائیگی۔ فیاضوں کی فیاضیاں اس آمد کے علاوہ ہونگی۔ اور وہ بجائے اس کے کہ کانفرنس کو گڑھے سے سطح پر لاویں اس کو اعلےٰ سے ارفع کرینگی۔ اللھم یسر امورنا۔

(عبدالجبار۔ ایک ناتوان) یکم مارچ ۱۹۰۵ء

ایڈیٹر:- تجویز نہایت مفید ہے۔ اس کمپنی کا نام **اہلحدیث** کمپنی ہو۔ اور صدر دفتر اس کا دہلی میں۔ مجھے خیال ہے کہ میرے دوست کہینگے کہ ابھی حال ہی کا ذکر ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کی کوشش سے محمدیہ کمپنی قائم ہوئی جو آخر ٹوٹ گئی! اسکا جواب یہ ہے کہ محمدیہ کمپنی کے ٹوٹنے سے جو تجربہ ہوا ہے اُسی سے توقع ہو سکتی ہے کہ اہلحدیث کمپنی نہیں ٹوٹیگی انشاء اللہ اس سال تو جلسہ ہو گیا ۔ آئندہ جلسہ تک اس کا فیصلہ ہوجائے تو کیا عجب بنارس کے جلسے میں اہلحدیث کمپنی کا افتتاح کیا جائے۔

یاد رہے کہ جو صاحب اہلحدیث کمپنی کی تائید کریں مہربانی سے اپنی شرکت کی رقم سے بھی اطلاع دیں خاکسار سردست دو سو روپیہ داخل کریگا۔ انشاء اللہ۔

(ابوالوفاء)

دُعا اور اُس کا فائدہ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔ ترغیب وترہیب میں ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر من الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی۔

یعنی ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو خوش معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ اُس کی دعا تکلیف کے وقت قبول کرے۔ اُس کو چاہئے کہ آرام کے وقت زیادہ دعا قبول ہونے کے لئے مانگے اور ترمذی کی روایت میں ہے قال رسول اللہ صلعم ان الدعا ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا نازلہ وغیر نازلہ دونوں کے لئے مفید ہے۔ اے خدا کے بندو دعا کیا کرو۔ آیت قرآنیہ و حدیث نبوی سے دعا کا کرنا ثبوت ہے اور مفید ہونا بھی۔ میں چند دعائیں اور وظیفے دفع بلیات کے لئے عرض کرتا ہوں تاکہ ناظرین اہلحدیث فائدہ اُٹھاویں۔

اوّل ہر روز دعا بعد سورۃ تغابن دوم ختم بخاری شریف۔ سوم حصن حصین دلائل الخیرات وحزب البحر چہارم آیت الکرسی اور آخر رکوع سورۃ بقر کا۔ پنجم لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ کا وظیفہ۔ ششم حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ہفتم اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہشتم فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ نہم۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ دہم۔ یا حی یا قیوم برحمتك استغیث۔ یازدہم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ دوازدہم۔ اللھم رحمتك ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح شانی کلہ لا الہ الا انت۔ سیزدہم۔ بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار۔ چہاردہم یا حفیظ یا سلام !

ان دعاؤں کے سوا حدیث کی کتابوں میں اور بھی دعائیں دفع بلیات وآفات کے لئے مروی ہیں۔ اگر کسی کے دل میں یہ شبہ ہو کہ دعا طاعون کے لئے بھی کرنی چاہیئے یا نہ کیونکہ جب یہ بیماری مرتبہ شہادت کا ہے تو شہادت کو دفع کرنا نہ چاہیئے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ طاعون مومنین اور اتقیاء کے لئے شہادت اور رحمت ہے۔ اور کافرین واشقیاء کیلئے عذاب ہے اور ایک شے کا کسی کے لئے رحمت اور کسی کیلئے زحمت عقل کے قیاس کے برخلاف نہیں ہے۔ دیکھو بعض ماکول ومشروب صحیح کے لئے نافع ہیں اور مریض کیلئے مضر۔ جیسے دریائے نیل کا پانی فرعون اور قوم فرعون کے لئے باعث ہلاکت تھا۔ اور موسائیان کے لئے باعث رحمت وراحت۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ صحابہ کے لئے ذریعہ تقویت ایمان وحصول ثواب تھا اور کفار کے لئے ذریعہ لعنت وپھٹکار۔ باقی رہا طاعون اس کے لئے اس وجہ سے درست ہے۔ طاعون شرعاً وخز جن ہے یا یوں سمجھو شیطانی مرض ہے اور ہماری شامت اعمال کا ثمرہ ہے۔ شیاطین اور جنات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اور اُن سے پناہ مانگنا شرعاً فرض ہے اور دعا شہادت کو مانع نہیں ہے۔ دیکھئے بوقت قتال دشمن کے وار کو بذریعہ سپر کے شرعاً جائز بلکہ مامور بہ ہے اور مخالف کے حملے سے بچنا شرعاً جائز ہے۔ باوجود اس کے اگر اہل اسلام کفار کے ہاتھ سے مقتول ہوئے تو یقیناً شہید ہونگے اور وار کے روکنے سے درجہ شہادت سے محروم نہیں ہوسکتے۔

AsliAhleSunnet.com

البتہ اگر قتال سے فرار ہونگے۔ اور خلاف حکم شارع کے اُس کو کار ثواب اور سپر سمجھینگے تو ضرور عذاب کے مرتکب ہونگے۔ علیٰ ہذا القیاس دفع طاعون کیلئے دعا اور دوا کرنا منافی شہادت اور رحمت کے نہیں ہے۔ غور کیجئے جہاد سے شہادت حقیقی حاصل ہوتی ہے مگر حدیث میں وارد ہے لا تتمنوا لقاء العدو یعنی دشمن کے مقابلہ میں تمنا نہ کرو۔ وقت قتال نصرت اور فتح کے لئے دعا کرنا اور نہایت استقلال اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کرنا اور پیٹھ نہ دکھلانا حکم شارع سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(عبدالعزیز خریدار اہلحدیث نمبر ۳۴۶۶)

طعامِ ہنود

از مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

اس مسئلہ میں فاضل ایڈیٹر کی رائے بہت ہی صائب ہے کیونکہ ہنود کی حالتیں مختلف ہیں۔ حکیم محمد مجیب الرحمٰن صاحب کے ضلع کی وہ حالت ہے جو حکیم صاحب نے تحریر فرمائی۔ لیکن ہمارے ضلع کی حالت اس کے خلاف ہے۔ اس طرف کے ہنود برتنوں کی بڑی چھوت اور بڑی حفاظت اور بڑی صفائی رکھتے ہیں۔ بغیر مٹی سے ملکر دھوئے ہوئے کھانے پینے کے لئے استعمال نہیں کرتے اور اُن ظروف میں جو کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اُن میں پیشاب وغیرہ گندی چیزیں نہیں رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ ہر جگہ کے ہنود کی حالت یکساں نہیں۔ اور ہنود میں بھی مختلف طبقے ہیں۔ اسفل طبقے کی حالت جداگانہ ہے۔ اعلیٰ طبقہ میں برہمن چھتری، راجپوت، اگروالے، گوالے، یہ سب بہت زیادہ صفائی رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور ہنود کی قوموں میں اتنی صفائی نہیں۔ لہٰذا مسئلہ یہی ہے کہ حسب تجربہ و حالت عمل کرنا چاہئے۔ اگر مطلق غیر صفائی کا احتمال نہو تو شوق سے بلا احتیاط کھا لینا غیر مناسب نہیں جیسا کہ آپ نے یہودیوں کا یا مشرکوں کا کھانا پانی استعمال فرمایا ہے دیکھو حدیث طویل عورت مشرکہ مزادہ والی جس کو معہ شتر حضرت علی پکڑ لائے تھے اور اُس کا پانی لیا گیا تھا اور کچھ سوال بھی اُس سے نہیں کیا گیا کہ یہ تیرا ظرف کیسا تھا اور تو نے اسے دھو کر پانی اس میں بھرا ہے یا گندہ ہے۔ مکہ معظمہ میں جب تک آپ تشریف رکھتے وہاں کے اُن مشرکین سے کچھ احتراز نہ تھا جو سادہ مزاج تھے اور آپ سے مخاصمت نہ رکھتے تھے۔ مدینہ میں تشریف لیجانے کے بعد یہودیوں اور نصرانیوں کے کھانوں سے کوئی پرہیز نہ تھا حتیٰ کہ جنگ خیبر میں عبداللہ بن مغفل کا بیان ہے کہ ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک بڑا کپا اوپر سے پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں دیکھ کر اچھل پڑا کہ اُسے لیلوں۔ میری نگاہ پلٹی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ دیکھکر مجھے شرم آگئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بلا احتراز اور بلا تغیر مال غنیمت میں کھانے پینے کی چیزیں جو ملتی تھیں لوگ اسے کھا لیتے۔

لیکن وہ حدیث جس میں اہل کتاب کے ظروف کے استعمال کی ممانعت وارد ہوئی اُس کے الفاظ پر غور کیجئے تو پتہ چلتا ہے کہ اس ممانعت میں کوئی راز مخفی ہے۔ سوال کا لفظ یہ ہے۔ انا بارض قوم اہل کتاب (ہم اہل کتاب کی قوم کی زمینداری میں رہتے ہیں) یعنی غلبہ انہی کا ہے افنا کل فی اٰنیتھم (کیا اُن کے ظروف میں کھائیں) اس سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب ہی کی قوم غالب تھی اس غلبہ کی وجہ سے مسلمانوں کے اخلاق، عادات، طرز معاشرت، ساری باتیں فنا ہو کر انہیں اہل کتاب کی خوبو، طرز معاشرت مسلمانوں میں آجانیکا بلاشبہ احتمال قوی ہے اس لئے روک دیا گیا۔ اسی لئے گو اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمانوں کو نکاح کرنا درست ہے لیکن چونکہ آج غلبہ انہی کا ہے اس لئے جو مسلمان کسی نصرانی عورت سے شادی کرتے ہیں بجائے اس کے کہ الرجال قوامون علی النساء اپنا اثر اُس پر کیا ڈالتے کہ خود اسی رنگ میں رنگ کر کرسچن یا بددین یا لا مذہب ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے شکار کرنیکے خود انہی کے مذہب و ملت کے شکار ہو جاتے ہیں اسی بنا پر بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ایسے وقت میں اہل کتاب سے پرہیز لازم ہے۔

پس خلاصۂ قول یہ ہے کہ جہاں ہنود اپنے ظروف میں بد احتیاطی کرتے ہوں وہاں ہمیں احتیاط لازم ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے ظروف میں اگر وہ ناپاک اور حرام چیزیں رکھتے ہوں تو ہمیں وہ ظروف بغیر غسل کردھوئے نہیں استعمال کرنے چاہئیں۔ اور اُنکے کھانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ویکرہ الاکل والشرب فی اوانی المشرکین قبل الغسل ومع ھذا لو اکل او شرب فیھا قبل الغسل جاز ولا یکون اٰکلا ولا شاربا حراما وھذا اذا لم یعلم بنجاسۃ الاوانی فاما اذا علم فانہ لا یجوز ان یشرب ویاکل منھا قبل الغسل ولو شرب او اکل کان شاربا واٰکلا حراما یعنی مشرکین (کفار) کے ظروف میں قبل دھونے کے کھانا پینا مکروہ ہے۔ اور اگر قبل دھونے کے کھا پی لیوے تو جائز ہے اور اس شخص کو حرام کا کھانے والا یا حرام کا پینے والا نہ کہینگے۔ یہ اس وقت میں ہے جبکہ ظروف کی نجاست نہ معلوم ہو۔ اور اگر معلوم ہو کہ ان ظروف میں حرام چیزوں کا استعمال ہوا ہے تو قبل دھونے کے اُن ظروف کا استعمال جائز نہیں۔ اور اگر باوجود علم نجاست کے انہیں کھا پی لیویگا تو حرام کا کھانے اور پینے والا کہا جائیگا۔

فتح الباری میں ہے (باب آنیۃ المجوس)

والحکم فی اٰنیۃ المجوس لا یختلف مع الحکم فی اٰنیۃ اھل الکتاب لان العلۃ ان کانت لکونھم تحل ذبائحھم کاھل الکتاب فلا اشکال او لا تحل کما سیاتی مذکور الاٰنیۃ التی یطبخون فیھا ذبائحھم

یعنی اہل کتاب کے ظروف اور مجوس کے ظروف کے استعمال کے بارے میں ایک ہی حکم ہے ایک مختلف حکم نہیں ہے۔ کیونکہ علت ایک حکم ہونے کی اگر یہ قرار دیجائے کہ مجوس کا ذبیحہ اہل کتاب کی طرح حلال ہے

ع۱ یہ ایک حدیث طویل ہے جس کو صحیح بخاری میں امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

AsliAhleSunnet.com

ولیغرفون قد تجست بملاقات المیۃ فاھل الکتاب کذٰلک باعتبار انھم لا یتدینون باجتناب النجاسۃ و بانھم یطبخون فیھا الخنزیر ویصنعون فیھا الخمر وغیرھا ویؤید الثانی ما اخرجہ ابو داؤد والبزار عن جابر کنا نغزو مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فنصیب آنیۃ المشرکین فنستمتع بھا فلا یعیب ذالک علینا اللفظ لابی داؤد فی روایۃ البزار فنغسلھا وناکل فیھا

تو کوئی اشکال نہیں یا مجوس کا ذبیحہ حلال نہ کہا جائے اور یہی صحیح ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے تو علت ایک حکم ہونے کی یہ ہے کہ وہ ظروف جن میں مجوس اپنے ذبیحے پکاتے ہیں اور ظروف بولکر نکالتے ہیں وہ مردار کے مخالطت سے ناپاک ہو گئے پس اہل کتاب کا بھی یہی حالت ہے کیونکہ اہل کتاب بھی نجاست سے پرہیز کرنے کا دین مذہب نہیں رکھتے اس لئے کہ اپنے ظروف میں خنزیر کا گوشت پکاتے ہیں اور ان میں شراب وغیرہ رکھتے ہیں۔ دوسرے احتمال کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسکو ابو داؤد اور بزار نے اخراج کیا ہے کہ ہم لوگ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوکر جہاد کرتے تو مشرکین کے ظروف پاتے اسکے استعمال سے فائدہ اُٹھاتے تو اس امر کو ہم آپ پر معیوب نہیں جانتے یہ ابو داؤد کا لفظ ہے۔ اور بزار کی روایت میں ہے کہ ہم اُن ظروف کو دھو کر اُن میں کھاتے (پیتے) تھے۔

دیکھو وہ ظروف جنمیں اہلی گدھے پکتے تھے جس کے بارے میں منادی کرائی گئی تھی ان اللہ ورسولہ ینھےٰ عن الحمار الاھلیۃ فانھا رجس (یعنی خدا اور رسول اہلی گدھے کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہیں) اُن کے بارے میں وارد ہوا فقام رجل من القوم فقال نھریق ما فیھا او نغسلھا فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم او ذالک یعنی ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا کیا ہم ان ظروف سے گدھوں کے گوشت کو پھینکدیں اور ان ظروف کو دھو ڈالیں؟ تو آپ نے فرمایا اچھا یہی سہی۔

لیکن کھانے کے بارے میں جو مسئلہ عالمگیری میں ہے ولا باس بطعام المجوس کلہ الا الذبیحۃ بہت صحیح ہے

ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کھانا بے احتیاطی سے پکایا گیا ہے یا اس میں لحم خنزیر یا اور کوئی حرام یا نجس چیز ملی ہوئی ہے تو البتہ اس حالت میں پرہیز ضروری ہے۔ بہرحال اہل کتاب یا ہنود یا مجوس یا مشرکین سب کا حکم ایک ہی ہے جسکے یہاں بے احتیاطی ہو وہاں پرہیز لازم ہے خواہ اہل کتاب ہو یا مشرک ہندو یا کوئی اور جو احتیاط رکھتا ہے اُس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہندو یا مشرک من حیث مشرک یا ہندو ہونیکے ان سے کھانے پینے کا احتراز نہیں ہے کیونکہ یہ عقیدت کی ناپاکی ان کے قلوب میں ہے نہ کہ ظروف اور کھانوں میں۔ البتہ محبت اور موالات ایک علیحدہ چیز ہے جس سے صراحتاً ممانعت کیگئی ہے واللہ اعلم۔

(عبد السلام مبارکپوری عفے عنہ از مبارکپور)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ مورخہ ۵ ربیع الاول

بابت حدیث

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنٰکم

حدیث مذکورہ بالا میں حضور اقدس روحی فداہ صلعم نے عالم کی کمال فضیلت کے اظہار اور سامعین کے ذہن نشین کرنے کے لئے کفضلی علے ادنٰکم مثالاً وتشبیھاً ارشاد فرمایا۔ تاکہ عالم کی بے انتہا فضیلت معلوم ہو۔ اس سے بہتر کوئی اور طریقہ اظہار کمال فضیلت کے لئے ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ اور کلیہ ضروری نہیں بلکہ ادنے مشابہت اور مماثلت کافی ہوتی ہے جیسے زید کالاسد یہاں پر صرف مماثلت فی الشجاعت مقصود ہے۔ اسی طرح حدیث مذکور میں صرف اظہار نفس فضیلت منظور ہے کما لا یخفٰی علے العلماء المعانی والبیان۔ اور شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں بذیر ترجمہ حدیث مذکور فرماتے ہیں:۔

خیال باید کرد کہ ایں چہ مبالغہ ہست۔ اول فضل آں حضرت صلعم بر انبیاء مرسلین ہست خصوصاً بر صحابہ خصوصاً بر آنکہ از ہمہ ادنے ہست۔

پس معلوم ہوا کہ حضور اقدس نے صرف اظہار کمال فضیلت کے لئے مبالغتاً و مثالاً کفضلی علی ادنٰکم ارشاد فرمایا ہے فقط والسلام

(خاکسار ابو الحیا سجاد حسین باونی مقیم مین پوری)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ مورخہ ۱۹ ربیع الاول

بابت آیت

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا

خاکسار کے نزدیک آیت مذکورہ میں حرّم بمعنے الزم یا اوجب ہے پس اس صورت میں آیت کے معنی بالکل صاف ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ اور نہ اس صورت میں اس امر کی کوئی ضرورت رہتی ہے کہ لفظ ما اور اَن پر کوئی بحث کیجائے بلکہ ان دونوں کو علے اقوال المفسرین جس طرح چاہو رکھو مگر حرّم کو بمعنے الزم یا اوجب قرار دینے میں آیت کے معنے بالکل بے تکلف ہو جاتے ہیں۔ یعنی اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ آؤ میں تمکو وہ باتیں پڑھکر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تمپر لازم یا واجب کی ہیں (وہ یہ ہیں) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ الخ

اور اہل لغت نے بھی حرّم کے معنے وجب کے لکھے ہیں۔ چنانچہ صاحب صراح نے لکھا ہے۔

قال الکسائی معناہ وجب۔ یعنی کسائی نے کہا کہ حرّم کے معنے وجب کے ہیں۔

پس اس صورت میں کوئی دقت نہیں رہتی اور آیۃ کے معنے بالکل واضح اور صاف ہو جاتے ہیں فقط۔ والسلام۔

(خاکسار ابو الحیا سجاد حسین باونی مقیم مین پوری)

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قیمت ۶/ (مینجر)

AsliAhleSunnet.com

ایک عجیب قادیانی مناظرہ

حسن اتفاق سے خاکسار کو ایک خانگی کام کے لئے سرگودہا میں جانا پڑا۔ بعد فراغت اپنے کام کے سرگودہا سے جب رخصت ہو کر بطرف غریب خانہ روانہ ہوا۔ اور سٹیشن سرگودہا پر آکر ٹکٹ لیکر ۹ بجے کی گاڑی میں سوار ہوا۔ جس گاڑی کے کمرہ میں خاکسار سوار ہوا۔ اُسی کمرہ میں ایک اور صاحب بلباس مولویانہ ادھیڑ عمر میرے مقابل آبیٹھا۔ جب گاڑی وہاں سے چل پڑی تو اُس صاحب نے مجھکو کہا کہ میں جناب مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی کا خادم ہوں آپنے آج تک مرزا صاحب کے سلسلہ میں بیعت کیوں نہیں کی کون سا امر مانع بیعت رہا؟ میں نے کہا مرزا صاحب کا دعوے مسیح موعود ہونے کا غلط تھا پھر بیعت کیسی؟ پھر وہ ذرا مسکرا کر کہنے لگا کہ مرزا صاحب کے حلقہ بگوش چھ لاکھ آدمی ہیں کیا یہ حقیقت پر صاف دلیل نہیں۔ میں نے کہا سر سید احمد کی جماعت اس سے کئی حصے زیادہ ہے۔ دیانند سرسوتی کی جماعت بھی آپ کی جماعت سے تعداد میں زیادہ ہے۔ حافظ جماعت علیشاہ علیپوری کی جماعت بھی آپ سے زیادہ ہے۔ سر آغا خان کی جماعت بھی مرزا صاحب کی جماعت سے بہت زیادہ ہے۔ اس سے آپ کی حقیقت کہاں ثابت ہو سکتی ہے؟ پھر وہ کہنے لگا کہ جس مخالف نے مرزا صاحب کے مقابل سر اٹھا کر مخالفت کی آخر وہ ذلیل ہو کر مرا۔ کیا ایسے شخص کو آپ کاذب کہہ سکتے ہیں؟ میں نے کہا جس مخالف نے مرزا صاحب کی مخالفت میں قدم اُٹھایا وہی فتح و نصرت کے ساتھ کامیاب ہوا۔ آخیر پر سب سے زیادہ مخالف اور سخت سے سخت زک دینے والے مولینا شیر اسلام فاضل امرتسری ماشاء اللہ موجود ہیں۔ جن کے ساتھ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا پھر آپ جانتے ہیں کہ اُس آخری فیصلہ کا نتیجہ کیا نکلا کہ اُس فیصلہ والی شرط کے تھوڑے عرصہ بعد آنجہانی چل بسے اور مولانا صاحب تا حال زندہ موجود ہیں۔ اور دندناتے ہوئے آج تک مرزائی مسیحیت کی قلعی کھول رہے ہیں۔ اور اسی بحث میں آپ کی جماعت کے پیرو صاحب ایڈیٹر الحق دہلوی نے تین سو روپیہ نقد بھی نذر کیا جو شہر لدھیانہ میں عطا فرمایا تھا۔ کیا مرزا صاحب کی بیعت کے لئے کوئی عاقل تیار ہو سکتا ہے۔ ایسے مسیح موعود کو دُور سے سلام ہے۔ اس بات پر جو عوام الناس قہقہہ لگا کر ہنسے وہ بیان کرنا فضول ہے کیونکہ ہماری اس گفتگو کے وقت گاڑی کے کمرہ کے جملہ آدمی ہمارے اردگرد بشوق بیٹھے تھے۔ پھر وہ مرزائی صاحب کہنے لگا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود اخبار اہلحدیث میں لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے اس تحریر کے موجب مولوی ثناء اللہ کا جو رتبہ ٹھیرتا ہے آپ خود وزن کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ یہ ثابت کر دیویں کہ مولانا صاحب نے اخبار اہلحدیث میں لکھا ہے تو بیعت مرزا صاحب کی فی الفور کر لونگا اُس نے کہا کہ آپ اخبار اہل حدیث اُن سے منگا کر دریافت کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ عرصہ سے میں اخبار کا خریدار ہوں۔ پھر دوبارہ منگانے سے کیا فائدہ۔ ہمارے پاس اہلحدیث کے فائل بہت مدت کے موجود ہیں۔ پھر وہ صاحب کہنے لگے کہ ہمارے ہاں ایک پاکٹ احمدیہ چھپی ہوئی ہے اُس میں صاف لکھا ہے کہ فلاں تاریخ کے اہلحدیث میں یہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا میں نے مبلغ پانچ روپے کھول کر سامنے رکھدئے اور کہا کہ اگر آپ اس امر کے متعلق یہ لفظ اخبار اہلحدیث کے کسی پرچہ میں دکھلا دیویں کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے تو یہ حصہ[1] آپ کو انعام دیتا ہوں۔ آپ ورق گردانی کی محنت میں یہ انعام حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ یہ تحریر نہ نکال کر پیش کر سکیں تو آپ اپنے عقیدہ باطلہ سے توبہ کرکے بذریعہ اخبار اہلحدیث مشتہر کر دیویں کہ میں نے رجوع بحق کر لیا ہے۔ یہ سنکر سواری کے جملہ اشخاص نے واہ واہ کا آوازہ کیا۔ مرزائی صاحب پھر ارشاد فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ موضع بہلوال میں اُتریں ہماری جماعت کے یہاں چند افراد ہیں اور وہاں سے پاکٹ احمدیہ بھی مل سکیگی۔ وہاں چل کر ملاحظہ کر لیویں۔ میں نے کہا کہ گو میں نے ٹکٹ پنڈی بہاؤالدین کا لیا ہوا ہے مگر میں اُتر سکتا ہوں بشرطیکہ آپ مجھکو تحریر کر دیویں کہ نہ نکالنے پر خرچہ و ہرجانہ پیش کرونگا۔ مگر وہ صاحب اس سے انکاری ہوگئے کہ آپ حق کے طالب ہیں یا روپیہ کے۔ ہاں شائد آپ کو ثناء اللہ والا چسکا تمام جماعت اہل حدیث کو پڑ گیا ہے۔ میں نے کہا میں نے تو خود پانچ روپیہ سامنے رکھے ہوئے ہیں پھر ہمکو خواہ مخواہ بدنام کرنا عجب انصاف ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اچھا ہرجہ کا روپیہ تمکو معاف کرتا ہوں آپ یہ تو تحریر کر دیویں کہ اگر میں یہ عبارت نہ نکال سکا تو توبہ کرکے مسلمان خادم اہل حدیث ہو جاؤنگا۔ مگر وہ تحریر سے بھی انکاری ہوگئے اور لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ میں نے ہر چند عوام الناس کو تالیاں بجانے سے منع کیا مگر عوام الناس زمیندار کب باز آسکتے تھے۔ اُن صاحب کا نام غلام حسین یا غلام حسن عرف مولوی ہے۔ ادماس کے پاس اخبار الفضل قادیان کا پرچہ بھی جاتا ہے کیونکہ اس نے مجھکو پرچہ الفضل دکھلایا تھا۔ اور کہا تھا اہل حدیث سے از حد عمدہ اور قابل دید پرچہ الفضل ہے آپ اسے دیکھیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے بڑے مرزا صاحب کی کتابیں دیکھی ہوئی ہیں آپ اب چھوٹے مرزا جی کے .... اخبار کو پیش کرتے ہیں۔ میں زمیندار آدمی ہوں اتنی فرصت نہیں کہ ایسے اخبارات کا مطالعہ کر سکوں۔ خیر اسی گفتگو میں سٹیشن بہلوال پر گاڑی آگئی وہ صاحب تشریف لے گئے! اور خاکسار وہاں سے غریب خانہ میں پہنچ گیا ✦

المرسل:۔ نور محمد عفا اللہ عنہ خریدار نمبر ۲۹۸۰
(از موضع میاں ضلع جہلم)

(۳۴۲)

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴ر
الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما قابل دید ہے قیمت ۵ر
علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث قیمت ۱ر
(مینیجر اہلحدیث)

[1] آپ نے کیوں نہ کہدیا کہ یہ جیسا کا تو ہمکو قرآن مجید نے لگایا ہے جس نے حکم دیا ہے فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

س نمبر ۱۲۹ - جنبی عورت مردہ کو چھو سکتی ہے یا نہیں۔ (خاکسار حسن خان از جمالپور)

ج نمبر ۱۲۹ - اس کے منع کی کوئی آیت یا حدیث میری نظر سے نہیں گزری اس لئے جائز ہے۔

س نمبر ۱۳۰ - مردہ کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۰ - ایک روایت ہے کہ غسل دینے والا غسل کرے - علماء نے کہا ہے غسال کو غسل کا حکم استحبابی ہے واجب نہیں۔

س نمبر ۱۳۱ - جو حدیث میں آیا ہے کہ بی بی قضا کر جائے تو شوہر اس کا غسل دے اور شوہر مرجائے تو بی بی اس کی غسل دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی کو غسل دیا ہے یا نہیں۔
(ایضاً)

ج نمبر ۱۳۱ - آنحضرت نے بیوی کو فرمایا تھا۔ اگر تو مجھ سے پہلے مرجیگی تو میں تجھے غسل دونگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔ حدیث کا مطلب حکم نہیں بلکہ جواز ہے۔

س نمبر ۱۳۲ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل کس نے دیا تھا؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲ - حضرت .. کو غسل صحابہ کرام نے دیا تھا۔

س نمبر ۱۳۳ - نماز میں سورۃ الحمد کے بعد کوئی سورت کی جگہ آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں یا نہیں
(ایضاً)

ج نمبر ۱۳۳ - آیت الکرسی پڑھ سکتا ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

س نمبر ۱۳۴ - ایک آدمی کارخانہ ریلوے میں نوکر ہے جسکو آٹھ گھنٹہ روزانہ کام کرنا پڑتا ہے اور ظہر کی نماز پڑھنے کی فرصت نہیں ملتی۔ اب نماز پڑھنے سے مجبور رہے اور نوکری چھوڑ نہیں سکتا (ایضاً)

(ڈاکٹر حسن خان سوداگر خریدار ع ۲۷۵۴ جمالپور ضلع مونگیر)

ج نمبر ۱۳۴ - عصر کے ساتھ جمع کر کے پڑھ لیا کرے
(۹ مرداخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۵ - زید کہتا ہے کہ نماز مغرب کا وقت اس قدر نازک و تنگ ہے کہ ۵، ۷ یا انتہا یہ کہ ۱۰ منٹ کے بعد بالکل ہی زائل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد اگر کوئی نماز پڑھے تو وہ قضا سمجھی جائیگی، نہ ادا۔ اور اس پر بخاری و مسلم کی وہ حدیثیں پیش کرتا ہے کہ جسمیں بجز اس کے کہ آنحضرت صلعم نماز مغرب اُس وقت پڑھتے کہ بعد فراغت نماز لوگ موضع بدن دیکھ سکتے تھے اور کوئی ثبوت نہیں بتلاتا۔ اور بکر کہتا ہے نہیں، وقت مغرب تا بقاء شفق باقی رہتا ہے۔ وجہ کیا ہے کہ نہیں ہر نماز کا ابتدائی اور انتہائی وقت بتلایا جائے اور مغرب میں ۵، ۷، یا ۱۰ منٹ، یہ بھی تا آغاز وقت عشاء ہونا چاہئے صاحب بخاری و مسلم نے محض ابتدائی وقت کی حدیثوں پر اکتفا فرمایا ہے، یا یوں کہئے کہ امام صاحب کو اسکے علاوہ اور حدیث ہی نہیں ملی - علاوہ بریں امام صاحب کی حدیث سے ہی صاف واضح ہو رہا ہے کہ آنحضرت نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو وصل فرمایا ہے بحالت سفر اور حضر بھی، پھر جب ظہر اور مغرب اپنے مابعد عصر اور عشاء میں بحالت وصل ایک سمجھے گئے تو پھر کون سی کنہ وصفت درمیان میں حائل ہے کہ ظہر اور مغرب کو صفت واحد سے مستثنے کرتی ہے۔ ہمارے پیشوایان اسلام بہ ثبوت حدیث صحیح اس کا تصفیہ فرماویں۔ (حافظ محبوب الرحمن چناروی)

ج نمبر ۱۳۵ - بکر کا قول صحیح ہے منٹوں کا حساب بعد زمانہ رسالت کے ہوا ہے اس حساب پر شرعی احکام کیسے مبنی ہو سکتے ہیں۔ شرعی احکام سب قدرتی اوقات پر ہیں۔ مغرب کا وقت تا غروب شفق حدیثوں میں آیا ہے۔ ہاں علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے یا سفیدی۔ حنفیہ سفید کہتے ہیں دیگر علماء سرخی کہتے ہیں سو اس کا فیصلہ آسان ہی لغت عرب موجود ہے۔ اُس میں شفق کے معنے سرخی کے ہیں۔

س نمبر ۱۳۶ - جہری نمازوں میں مستورات پردہ نشین قرات بالجہر پڑھ سکتی ہیں یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۶ - احکام شرعیہ میں سب امت مشترک ہے تاوقتیکہ تخصیص کسی صنف یا فرد کی ثابت نہ ہو۔ عورتوں کے حق میں ایسا کرنے کی ممانعت نہیں ملتی لہذا کر سکتی ہیں۔

س نمبر ۱۳۷ - حدیثوں میں محققین اسلام نے سب سے زیادہ معتبر کس کتاب کو مانا ہے؟
حافظ عبدالرحمن چناوی مکان نمبر ۴ گلی ع ۲۵ ذریعہ عیدو بخش تنباکو مرچنٹ رنگون (برہما)

ج نمبر ۱۳۷ - صحیح بخاری اور مسلم کو۔
(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۸ - ہمارے علاقہ میں ہم غریب لوگ اکثر مچھلی کا شکار بذریعہ کچھوؤں اور مینڈک کے کرتے ہیں۔ حال میں ایک فتوے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مفتی صاحب نے حدیث مسلم شریف کے حوالہ سے اس طرح کے شکار سے منع فرمایا ہے۔
مسلم شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
"ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا"
یعنی جس چیز میں جان ہو۔ اُس کو نشانہ مت بناؤ۔ چونکہ کچھوؤں اور مینڈک کو مچھلی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس لئے منع ہے۔
(خاکسار عبدالصمد خریدار ع ۱۷۸)

ج نمبر ۱۳۸ - حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ زندہ جانور کو کسی خاص مقام پر کھڑا کر کے نشانہ بازی نہ کرو جیسے چاندماری میں ایک نشان پر نشانہ مارتے ہیں۔ مینڈک یا کچھوے تو ایسے نہیں کئے جاتے بلکہ مردہ مینڈک کا گوشت کانٹے سے لگا کر مچھلی پکڑتے ہیں یہ حدیث کے مضمون میں داخل نہیں پس جائز ہے۔
(۳ پائی داخل غریب فنڈ)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

درخوست معافی

رحمت شاہ ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم ساکن کریال ضلع گوجرانوالہ ایک لمبی تحریر میں بخدمت اہل اسلام عموماً اور مولوی محمد علی صاحب واعظ، مولوی نیاز علی صاحب، مولوی چراغدین صاحب، مولوی عبدالعزیز صاحب تلمدیان سنگھ مولوی محمد الدین صاحب مکتیہ میں خصوصاً درخواست کرتا ہے کہ میرے خسر مرزا محمد مراد بیگ، صاحب سے میری صفائی کرادیں۔ میں ہر قسم کے شرعی گناہ سے تائب ہوتا ہوں۔ امید ہے موصوفین خصوصاً بحکم اَصْلِحُوا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ توجہ فرماوینگے۔

انجمن اسلامیہ مچھلی شہر ضلع جون پور

کا سالانہ جلسہ شروع مارچ میں ہوا تھا جس میں بڑے بڑے نامی معززین تشریف فرما تھے۔ جناب مولینا ثناء اللہ صاحب، مولانا ابراہیم صاحب، غازی محمود صاحب بی اے (دھرمپال) خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی ابوبکر صاحب جونپوری، مولوی نور محمد صاحب امرتسری وغیرہ نے مختلف عنوانوں پر تقریریں کیں۔ مچھلی شہر کے معزز رئیس سید محمد نوح صاحب نے ایک قابل قدر نظم پڑھی۔ مولینا ثناء اللہ صاحب کی کوشش سے نوربافوں کے دوگروہوں میں بہت پرانی مخالفت کی مصالحت ہوگئی۔ نیز مولانا صاحب نے مسلمانوں کی ایک تجارتی کمپنی کی بنیاد بھی رکھی۔ انجمن اسلامیہ بھی مولانا صاحب ہی کی بنیاد رکھی ہوئی ہے۔ امید ہے مولانا موصوف اپنے ان دونوں پودوں کی طرف خیال رکھینگے۔ (مختصراً ۔۔۔ ایم محمد احمد از مچھلی شہر)

درخوست اخبار

میں غریب آدمی ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ اخبار اہلحدیث جاری فرمادیں۔ (واحد علی طالب علم مدرسہ اسلامیہ برہنڈہ ڈاکخانہ رامپور ہر ضلع مظفرپور)

المسلم میں رعایت

میرے ماہواری رسالہ المسلم کی قیمت ہے۔ جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل نابھہ نے ۲۰ روپیہ امداد فرمائے ہیں اس لئے ۲۰ جدید خریداروں کو ایک ایک روپیہ تخفیف کرکے ۲ سالانہ پر جاری ہوسکیگا (غازی محمود بی اے (دھرمپال) ایڈیٹر المسلم لودیانہ)

قبول اسلام

بابو شادی لعل عیسائی مع اپنی اہلیہ اور بچوں کے مشرف بہ اسلام ہوئے اللہ تعالےٰ ثابت قدم رکھے۔ (محمد علی مدرس اول از چک ۲۴۷ ضلع لائلپور)

یاد رفتگاں

بھائی شیخ انور علی بعارضہ بواسیر فوت ہوگئے۔ ......

...... میرے ماموں حاجی نور محمد ساکن کڑہ دیوال ضلع ہوشیارپور پرانے اہلحدیث تھے فوت ہوگئے۔ (محمد علی از بیرچھ ضلع ہوشیارپور)

علماء کرام سے درخوست ہے کہ جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں (راقم عبدالغنی از موضع رجوا ڈاکخانہ بندل ضلع دربھنگہ)

علماء وطلباء کو خوشخبری

چند عربی کتابیں مفت

اکثر احباب کو مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب ہدیۃ المہدی کے کل حصص کی خواہش رہتی اور ان کے خطوط کتاب مذکور کی طلب میں آتے رہتے۔ ان کو مطلع کرتا ہوں کہ مولانا ممدوح نے "ہدیۃ المہدی" کے کل حصے علماء و طلباء کو مفت تقسیم کرنے کے لئے خاکسار کے پاس بھیجدیئے ہیں۔ اس لئے شائقین جلد درخوست بھیجیں اور ساتھ ہی محصول کے لئے حسب تفصیل ٹکٹ بھی بھیجیں ورنہ بلا ٹکٹ (بیرنگ یا ویلیو) کتاب نہیں بھیجی جائیگی۔

واضح ہو کہ ہدیۃ المہدی حصہ اول و دوم و سوم وچہارم و پنجم مسمےٰ بہ المشرب الوردی۔ ان پانچوں کے لئے ۳ کا ٹکٹ آنے اور ہر کتاب کیلئے علیحدہ ۱۰ کا۔ اسی حساب سے چند نسخوں کے لئے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ ان کے ہمراہ رسالہ عدۃ الرفیق و رسالہ الاصباح بھی مفت دیئے جائینگے

پتہ یہ ہے:-

(مولوی) محمد ابو القاسم مالک سعید المطابع پریس محلہ داراناگر شہر بنارس)

مفت

رسالہ حکم الکتاب مع ضمیمہ قیمتی ۸ اور رسالہ احسن المقیاس فی تقلید الکتاب علی القیاس دونوں کے لئے ۲ محصول ڈاک آنے پر مفت (محمد ولد حافظ قادربخش چاہ خلیل ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان)

الانصاف مفت

الانصاف فی حق الکتمان مفت فی نسخہ ۲ پائی کا ٹکٹ بھیجدیں۔ (مینجر اہلحدیث امرتسر)

ایک سوال بابت قیام در میلاد

خدمت مولوی خیر الدین احمد صاحب ساکن سرسہ ضلع حصار

براہ کرم اس عربی عبارت کے معنے مشرح تحریر فرماکر مجھے سمجھادیں کہ اس کے کیا معنے اور مطلب ہے وہ عربی عبارت یہ ہے:-

ان القیام وسیلۃ الی السجود للخرور الی السجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادۃ بدون القیام کما فی سجدۃ التلاوۃ والقیام لم یشرع عبادۃ وحدہ وذالک لان السجود غایۃ الخضوع حتی لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام (غنیۃ المستملی صلا۲۶۱ مطبوعہ مصر) از نام احقر ابوالحمید محمد عبدالمجید امام مسجد ... (illegible)

درخوست دعا

میری اہلیہ ... ماہ سے سخت بیمار ہے ناظرین اخبار اہلحدیث سے میری ملتمس ہوں کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی فقط والسلام (اللہ شفا بخشے۔ ایڈیٹر)

(المستدعی:- احقر مذکور)

(۳۷۵)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق قابل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے۔ کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۲ سے ۲۸ مارچ تک جو خبریں پہنچی ہیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حال میں ایک جدید قانون حفاظت ہند کے لئے بنا ہے۔ جو ہند۔ جو اشخاص پر حاوی ہوگا

(۱) مخالف سلطنت سے تعلق رکھنے والے۔

(۲) فوج کو روکنے والے

(۳) غلط خبریں مشہور کرنے والے

ایسے لوگوں کے مقدمات کے لئے تین کمشنر مقرر ہونگے جن کے فیصلے کی اپیل نہ ہوگی۔

انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہازوں نے درہ دانیال کے قلعوں پر سخت حملے کئے۔

ان حملوں میں ایک فرانسیسی اور دو انگریزی جہاز غرق ہو گئے۔ اور ایک جہاز قابل مرمت ہو گیا مغروق جہازوں کے نام بووٹ۔ ارشن۔ اینرسٹبل تھے۔ اور قابل مرمت کا نام گولوس۔

کہتے ہیں کہ بحری متحرک سرنگیں سمندری لہروں سے بہ کر ان جہازوں سے ٹکرائیں

فرانسیسی جہاز بووٹ کا تمام عملہ جو قریباً چھ سو آدمیوں پر مشتمل تھا۔ غرق ہو گیا۔ انگریزی جہازوں کے تمام آدمی بچا لئے گئے۔

انگریزی فرانسیسی جنگی جہازوں نے صرف ایک دن میں قلعوں پر دو ہزار گولے پھینکے۔

مغروق اور از کار رفتہ جہازوں کی جگہ پر کرنے کے لئے جہاز کوئین امپلیک۔ نیل۔ انگوی بیری۔ اور لارڈ نیلسن بھیجے گئے ہیں

اس کے بعد چونکہ سمندر میں سخت طوفان پیدا ہو گیا۔ اس لئے دردانیال کی جنگی کارروائیاں ملتوی ہو گئیں خیال کیا جاتا ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھا کر ترک تباہ قلعوں کو مرمت کر رہے اپنی نئی توپیں چڑھا رہے ہیں

انگریزی تجارتی سٹیمر فلاہا کو ایک جرمن آبدوز نے غرق کر دیا۔

سات جرمن جنگی جہازوں نے گونہ لینڈ روسی ساحل پر گولہ باری کی۔

ہوائی جنگ میں صرف دو معرکے قابل ذکر ہیں۔ (۱) جرمن ہوائی جہازوں نے پیرس میں بم پھینکے۔ (۲) انگریزی ہوائی جہازوں نے زیبروگ میں آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر بم پھینکے جن سے دو آبدوز کشتیاں جل گئیں۔ اور دشمن کو سخت نقصان پہنچا۔

قاہرہ کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ ایک ہزار ترکی فوج الکبرے کی چوکی کے قریب نہر سویز کے مقابل دیکھی گئی جس کو پسپا کر دیا گیا۔

آسٹریا کے مشہور قلعہ بند شہر پرزمسل کو چھ ماہ کے محاصرہ کے بعد آخر روسیوں نے فتح کر لیا۔

وینس (اٹلی) کا تار مظہر ہے۔ آسٹروی پیدل سپاہ کی سالم کمپنیوں نے جو اطالوی النسل تھے۔ اپنے افسروں کے اغماض سے روسیوں کے سامنے ہتھیار ڈالدیئے تھے۔

پیٹرو گراڈ پایہ تخت روس میں پرزمسل کی تسخیر پر بڑی خوشی منائی گئی

وائنا دار الخلافہ آسٹریا کی اطلاع مظہر ہے کہ پرزمسل کی فوج نے دشمن کے سامنے اوس وقت ہتھیار ڈالے جبکہ تمام ذخائر ختم ہو چکے تھے۔

شہر کو روسیوں کے حوالے کرنے سے پیشتر آسٹریوں نے تمام قلعوں۔ توپوں۔ گولہ بارود وغیرہ کو تباہ کر دیا تھا۔

پرزمسل کی تسخیر سے بقول آسٹرین کمانڈر جنگ کی عام حالت پر کچھ اثر نہیں پڑیگا۔

پرزمسل کی تسخیر سے جو روسی فوج فارغ ہو چکی ہے۔ مبصرین جنگ کا خیال ہے کہ وہ اب کراکو کی طرف بھیجی جاویگی۔

پیٹرو گراڈ (روسی) کا تار مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے روسی پولینڈ میں ۵۰ شہر اور قصبے اور ۱۴ ہزار پانچ سو گاؤں تباہ کر دئے ہیں مجموعی نقصان کا اندازہ ۔۱ کروڑ پونڈ کیا گیا ہے

اٹلی کے امیر البحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو اٹلی کا جہاز کسی قسم کا سامان تجارت لے کر آسٹریا کی طرف روانہ ہوگا وہ گرفتار کر لیا جاویگا۔

جرمن اور آسٹروی سفراء متعینہ اٹلی نے اپنے ممالک کے باشندوں کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ فوراً اٹلی سے روانہ ہو جائیں۔

باوجود اس اطلاع کے بہت سے جرمن اٹلی میں جرمنی سے تازہ وارد ہو رہے ہیں۔ اٹلی کی پولیس انہیں جاسوس سمجھکر ان کی نگرانی کر رہی ہے

آسٹریا بھی اٹلی کی سرحد پر بسرعت تمام فوجیں جمع کر رہا ہے۔

بقول نامہ نگار پانیر معرکہ نیوچیپل میں جہاں انگریزی فوجوں نے جرمنوں کو سخت شکست دی تھی۔ پانچسو انگریزی افسروں کا نقصان ہوا۔

مغربی میدان جنگ میں انگریزی فرانسیسی فوجوں نے معقول ترقی کی اور جرمنوں کے بہت سے حملوں کو مسترد کر دیا۔

جرمن ہیڈ کوارٹر میں جرمنوں کی ایک جنگی کونسل منعقد ہوئی جس میں قیصر۔ جنرل وان فاکین ہین۔ ولیعہد جرمنی۔ ولیعہد بویریا اور دوسرے جرمن کمانڈر بھی موجود تھے۔

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی کو حضور وائسرائے نے اعلیٰ درجہ کا تمغہ قیصر ہند مرحمت فرمایا ہے۔

دو لاکھ کا عطیہ۔ مہاراجہ صاحب الور نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے مسودے کے کونسل میں پیش ہونے پر مصارف یونیورسٹی کے لئے ۲ لاکھ روپے کا گراں قدر عطیہ دیا ہے۔

دعائیں۔ پاپ کے حکم کے مطابق تمام رومن کیتھولک گرجوں میں اس جگہ اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں جنگ کے جلدی خاتمہ کے لئے دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ یہ دعائیں اسی نوعیت کی ہیں جیسی کہ ۷۔ فروری کو یورپ کے رومن کیتھولک گرجوں میں مانگی گئی تھیں۔

پرنسپل میڈیکل کالج لاہور نے ۹۵ مڈری طلبہ سکول کیلئے حکم نافذ کیا ہے کہ ۲۷۔ مارچ تک طلباء واپس بلائے جاویں گے۔ ورنہ مایوسی ہوگی۔

لاہور کے شالامار باغ میں بم کا گولہ پھینکا گیا۔ افسوس!

AsliAhleSunnet.com

مومیائی

۲۸/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو بادی یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ لگے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ کے ۳؍ پاؤ بھر یا پختہ ۶؍ بمع محصول ڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولانا مولوی حکیم عبدالسلام صاحب مبارکپور ضلع اعظمگڈھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی ایک چھٹانک مومیائی میں نے آپکے کارخانہ سے منگوائی تھی ایک خاتون کیلئے۔ جن کا بدن نہایت ضعیف ہو گیا تھا۔ بدن میں خون بہت کم تھا۔ جس سے کئی عوارض پیدا ہو گئے تھے۔ اور کئی نسوانی بیماریاں انکو پہلے سے تھیں۔ اس کے استعمال سے انکو بہت فائدہ ہوا۔ انہوں نے اپنی ایک اور سہیلی کو مومیائی دی اسکو بھی فائدہ ہوا۔ اب انکی فرمائش ہے کہ تین چھٹانک مومیائی کی تین ڈبیہ اور بھیجدیں۔ والسلام (۲۰ مارچ ۱۵ء)

جناب محمد عبدالرحمن صاحب پوراہاٹ ضلع جلپائیگوڑی بنگال سے لکھتے ہیں مومیائی آدھ پاؤ جلد روانہ کریں۔ ایک مرتبہ آچکی ہے مجھکو بڑا فائدہ ہوا ہے (۲۲ مارچ ۱۵ء)

جناب منشی محمد ہدایت ضلع دیناجپور سے لکھتے ہیں کہ میرا ایک ماموں جو بہت بیمار تھا آپکی مومیائی سے اچھا ہو گیا۔ تین ڈبیہ اور بھیجدیجئے (۳۱ مارچ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ:- پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

سستی اور مفید کتابیں

۴۲/۶۷

تحفۃ النساء ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اسمیں عورتوں کے جملہ امراض۔ تعلیمات شکایات حیض و نفاس۔ حمل۔ اسقاط۔ اٹھرا۔ ولادت وغیرہ کے اسباب و علامات اور بچوں کے متعلق جملہ تکالیف کے اسباب و علامات اور ان کے علاج مع مفید ہدایات۔ مجرب نسخہ جات و ترکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت عہ رعایتی صرف ۱۰؍

لیکچرار واعظوں۔ مقرروں۔ اور لیکچراروں کے لئے اسکا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ لیکچر میں رکاوٹ کے اسباب اور روانی پیدا کرنے کے ڈھنگ لیکچرار کی مشکلات کا ذکر اور لیکچر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع مذکور ہیں۔ اصلی قیمت ۴؍ رعایتی صرف ۱۰؍

تجربات درمن اشتہاری ادویہ پر روپیہ ضائع کرنے کی بجائے اس کتاب کے نسخوں سے مستفید ہونا بہتر ہے۔ اس میں ہر قسم کے صابون بنانے خضاب۔ بال اڑانے کا عرق۔ پوڈر۔ صابون۔ اور بالوں کے بڑھانے کا تیل وغیرہ ضروری نسخوں کے علاوہ نمک کی مختلف کارآمد صنعتوں کا ذکر ہے۔ اصلی قیمت ۴؍ رعایتی صرف ۸؍

چشمۂ حیات جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں انکی قدیم و جدید تحقیقات اسباب و علامات اور ان کا علاج مع مفید ہدایات و مجربات۔ رعایتی قیمت صرف ۶؍

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کس طرح اکیہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون کی دنیا میں رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پرآشوب مصائب میں مبتلا ہے ان کا ذکر اور علاج ۶؍

علم طب کا نچوڑ طب اور ڈاکٹری کے بہت سے جدید اور جاننے کے مسائل اور مجربات درج کئے گئے ہیں قابل دید ۶؍

تذکرۃ النسوان ہند ہندوستان کی متعدد مشہور ہندو دیگر مذاہب کی عورتوں کے تاریخی حالات ایک یوروپین کے قلم سے اصلی قیمت ۴؍ رعایتی ۱۲؍

ترکی کی مسلمان عورتیں ترکی عثمانیہ کی ہر قوم مسلمان عیسائی اور یہودی عورتوں کے رسم و رواج اور تاریخی حالات اصلی قیمت ۴؍ رعایتی ۱۲؍

ملنے کا پتہ:- منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ٹھیکال

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۳/۱۲

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور جریان کو رفع کر کے رقیق شدہ منی کو گاڑھا کرتے اور بڑھاتے ہیں اس کی بہتر کوئی دوا نہیں عمر طلاء اسکے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۰ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اسکی استعمال سے نہ بھی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عہ/ ۱۲

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی - آبی - خونی ہر قسم کی بواسیر کے اکسیر ہیں عہ/ ۱۲

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند - غبار - پانی بہنا دھند دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عہ/

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے۔ فی تولہ ۸/

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار عام ۱۰/

ہماری دکان میں لونگی پٹکہ - سوتی ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا نہایت عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں۔ اور دکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی۔ المشتہر

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

دفتر اہلحدیث کی چند کتابیں

تفسیر ثنائی اردو کی پوری کیفیت اس تفسیر کی دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو لیکر تفسیر میں تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید

جلد اول - سورہ فاتحہ - بقرہ ۱۲/

رر دوم - سورہ آل عمران ونساء ۱۲/

رر سوم سورہ مائدہ - انعام اعراف ۱۲/

رر چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲/

رر پنجم تا سورہ فرقان ۱۲/

رر ششم تا سورہ یٰسین ۱۲/

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول ے/

تقابل ثلاثہ } توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف عہ/

اجتہاد وتقلید - اس کتاب میں اجتہاد وتقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳/

القرآن العظیم - قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۱/

الہام - الہام کی تشریح اور آریوں کا رد۔ ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ۱/

مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ نماز کا کامل جواب تا بلدیہ قیمت صرف ۱۲/

توحات اہلحدیث } پنجاب - اودھ - بنگال

اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف چار آنہ (۴/)

الہامی کتاب } وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۲/

مینیجر اہلحدیث امرتسر

اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور ومعروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد۔ بے اعتدالی اور نمود ونمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہر ہفتہ نہایت آزادی وبیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے۔ نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے۔ پہلا چندہ للعہ سالانہ تھا اب صرف عہ سالانہ ... میرٹھ

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام مدن گوپال سنگھ پرنٹر کے چھپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com